THU.28.March.2024
VOLUME:19 NO: 81
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 28/مارچ 2024
جلد:19 شمارہ 81
17/رمضان المبارک 1445ھ
قیمت:00=3 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

گھوٹالہ باز ریڈی کی بی جے پی میں شمولیت

مودی حکومت کے بدعنوانی ختم کرنے کے دعووں کی قلعی کھول رہی: کانگریس

نئی دہلی:27/مارچ (ایجنسیز) کانگریس نے 35 ہزار کروڑ روپے کے غیر قانونی خام لوہا کانکنی گھوٹالہ کے ملزم جناردن ریڈی کے بی جے پی میں شامل ہونے پر آج زوردار حملہ کیا۔ کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے نئی دہلی واقع کانگریس ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گھوٹالہ باز جناردن ریڈی کی بی جے پی میں شمولیت مودی حکومت کے بدعنوانی کو ختم کرنے کے دعووں کی قلعی کھول رہا ہے۔ بدعنوانی کے ثبوت ہونے کے باوجود مودی حکومت جناردن ریڈی کو بچا رہی ہے۔ پون کھیڑا نے میڈیا کے سامنے کہا کہ ''وزیر اعظم مودی ہمیشہ کہتے ہیں کہ وہ 'جنتا جناردن' (عوام) کے لیے خود کو کھپا رہے ہیں، لیکن پی ایم مودی عوام کے لیے کھپتے ہوئے کبھی نظر نہیں، لیکن وہ جناردن ریڈی کے لیے کھپتے ہوئے ضرور نظر آ رہے ہیں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''جناردن ریڈی کے اوپر 35 ہزار کروڑ روپے گھوٹالہ کا الزام ہے۔ اس کے اوپر سی بی آئی معاملوں سمیت مجموعی طور پر 20 معاملے زیر التوا ہیں۔ جناردن ریڈی نے ہندوستان کے جنگلوں اور کانوں میں غیر قانونی کھدائی کر انھیں برباد کر دیا ہے۔ یہ وہی جناردن ریڈی ہے جس کے بارے میں ایک جج نے کہا تھا کہ اس نے ضمانت لینے کے لیے 40 کروڑ روپے رشوت دینے کی پیشکش کی تھی۔'' کھیڑا کا کہنا ہے کہ 1998 میں جناردن ریڈی بی جے پی میں داخل ہوئے تھے۔ بیلاری میں ریڈی نے آنجہانی سشما سوراج جی کے انتخاب کی تمام ذمہ داری سنبھالی تھی اور اب ایک بار پھر وہ اپنی جڑوں کی طرف لوٹ آئے ہیں۔ بی جے پی لیڈر و کرناٹک کے سابق وزیر اعلیٰ یدی یوروپا اور جناردن ریڈی کی 'جگل بندی' بہت مشہور ہے۔ اس جگل بندی کے سبب خام لوہا کی غیر قانونی کانکنی کی ایسی لوٹ مچی کہ 'یدی-ریڈی' گینگ مشہور ہوگیا۔ 2011 اور 2017 کے درمیان ریڈی کی کئی بار گرفتاری بھی ہوئی۔ اب ریڈی بی جے پی میں شامل ہو گئے ہیں، سی بی آئی انھیں ایسی کلین چٹ دے گی کہ ہر سفیدی پھیکی پڑ جائے گی۔ کھیڑا یہ بھی کہتے ہیں کہ ''جناردن ریڈی نے بی جے پی میں شامل ہوتے ہی کہا کہ میں اپنی جڑوں کی طرف لوٹ کر آ گیا ہوں۔ اس لیے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ملک میں بدعنوانی کی جڑ کہاں ہے۔ الیکٹورل بانڈ کے غیر قانونی قرار دیے جانے کے بعد جناردن ریڈی کو پارٹی میں شامل کرنا بی جے پی کا 'پلان بی' ہے۔ یعنی اب سیدھی پارٹنرشپ، کھائیں گے اور کھلائیں گے۔'' مودی حکومت سے سوال پوچھتے ہوئے کھیڑا نے کہا کہ تمام ثبوت ہونے کے باوجود جناردن ریڈی کو کیوں بچایا جا رہا ہے؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ریڈی کے خلاف 20 معاملے زیر التوا ہیں، پھر جناردن ریڈی کے لیے لال قالین کیوں بچھائی جا رہی ہے؟ کیا مودی حکومت اپنے اس قدم سے بدعنوانی کو ختم کرنے کے دعووں کو کھوکھلا قرار نہیں دے رہی ہے؟

اب وزیر اعلیٰ پینارائی وجین کی بیٹی کے خلاف

ای ڈی نے درج کیا مقدمہ، جلد پوچھ تاچھ کا امکان

ترووینتاپورم: 27/مارچ (ایجنسیز) ایک طرف لوک سبھا انتخاب کی سرگرمیاں جاری ہیں، اور دوسری طرف مرکزی تفتیشی ایجنسیوں کے ذریعہ اپوزیشن لیڈران وان کے رشتہ داروں کو بھیجے جانے والے سمن و پوچھ تاچھ سرخیاں بن رہی ہیں۔ ابھی دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کی گرفتاری پر ہنگامہ جاری ہے اور کے۔ کویتا بھی حراست میں ہیں، اسی درمیان کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پینارائی وجین کی بیٹی کے خلاف بھی مقدمہ درج کرنے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ ہندی نیوز پورٹل 'ہندوستان' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پینارائی وجین کی بیٹی وینا وجین کے خلاف منی لانڈرنگ کا معاملہ درج کیا ہے۔ یہ مقدمہ ان کی ملکیت والی آئی ٹی کمپنی اور کچھ دیگر لوگوں کے خلاف درج کیا گیا ہے۔ یہ پورا معاملہ ایک پرائیویٹ منرل فرم کی جانب سے وینا اور ان کی کمپنی کو کی گئی مبینہ غیر قانونی ادائیگیوں سے متعلق ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ ای ڈی کی ٹیم جلد ہی وینا وجین سے اس ضمن میں پوچھ تاچھ کر سکتی ہے۔ سرکاری ذرائع نے بدھ (27 مارچ) کو یہ اطلاع دی کہ تفتیشی ایجنسی ای ڈی نے منی لانڈرنگ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے اور اس میں ملوث لوگوں کو جلد ہی تفتیش کے لیے طلب کیا جا سکتا ہے۔ ای ڈی نے یہ مقدمہ کارپوریٹ امور کی وزارت کے تحت سیریس فراڈ انویسٹی گیشن آفس (ایس ایف آئی او) کی جانب سے کی گئی جانچ اور اس کی بنیاد پر کی گئی شکایت کا از خود نوٹس لینے کے بعد درج کیا ہے۔ میڈیا میں آئی خبروں کے مطابق یہ معاملہ محکمہ انکم ٹیکس کی تحقیقات پر مبنی ہے، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ پرائیویٹ کمپنی 'کوچین منرلز اینڈ روٹائل لمیٹڈ' (سی ایم آر ایل) نے 2018 سے 2019 کے دوران وینا وجین کی کمپنی کو 72.1 کروڑ روپے کی غیر قانونی ادائیگی کی ہے۔ جبکہ آئی ٹی فرم نے کمپنی کو کوئی خدمات فراہم نہیں کیں۔ کرناٹک ہائی کورٹ نے گزشتہ مہینے وینا وجین کی کمپنی 'ایکسالاجک سالیوشن' نے ایک عرضداشت داخل کرتے ہوئے ایس ایف آئی او کے ذریعے کی گئی جانچ کو روکنے کا مطالبہ کیا تھا لیکن اس عرضداشت کو ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا۔

بجنور میں مسلم کنبہ پر زبردستی ہولی کا رنگ ڈالنے کا معاملہ

جمعیۃ علماء ہند کا متاثرین کو قانونی امداد فراہم کرنے کا اعلان

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ علماء دھام پور کا ایک وفد ڈاکٹر فریدالرحمن کی معیت میں متاثرہ دلشاد احمد اور ان کے اہل خانہ سے جمال پور میں ملاقات کی۔ واضح رہے کہ دھام پور میں ہولی سے دو روز قبل دلشاد احمد کے اہل خانہ کے ساتھ کچھ شرپسند عناصر نے اس وقت سرراہ بدتمیزی کی تھی اور مذہبی نعروں کے ساتھ ان پر رنگ ڈالا تھا جب وہ موٹر سائیکل سے ڈاکٹر کے یہاں دوا لینے جا رہے تھے۔ وفد کو بتایا گیا کہ ان پر نہ صرف جبراً رنگ ڈالا گیا بلکہ زبردستی بائیک کی چابی بھی نکال لی گئی اور ان کا موبائل بھی چھین لیا گیا تھا، جو بعد میں واپس کر دیا گیا، حالانکہ شرپسندوں کو بتایا گیا کہ ساتھ میں مریضہ ہیں اور انہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جا رہے ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے ان کے ساتھ اس طرح کی بدتمیزی کی جو اس بات کا صاف اشارہ ہے کہ دانستہ طور پر یہ سب کیا گیا۔ وفد کی طرف سے دلشاد احمد کو دلاسہ دیا گیا اور کہا گیا کہ جمعیۃ علماء ہند ہر وقت آپ کے ساتھ کھڑی ہے اور ہر ممکن مدد کے لئے تیار ہے۔ وفد نے مولانا مدنی کی ہدایت پر یہ یقین دہانی بھی کرائی کہ جمعیۃ علماء ہند اس مقدمے میں قانونی امداد فراہم کرے گی، سرکاری وکیل کے ساتھ مقدمہ کی سماعت کے دوران جمعیۃ علماء ہند کا وکیل بھی عدالت میں موجود رہے گا۔ قابل ذکر ہے کہ اس افسوس ناک واقعہ کی ویڈیو جب وائرل ہوئی تو ایس پی بجنور کی ہدایت پر مقامی پولیس نے قانونی کاروائی انجام دی۔ سی سی ٹی وی کی مدد سے شرپسندوں کی شناخت کر کے انہیں گرفتار بھی کر لیا گیا تاہم اطلاعات ہیں کہ ان کے خلاف ہلکی دفعات کے تحت مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ جب اس بات کو صدر جمعیۃ کے علم میں لایا گیا تو انہوں نے بجنور کے ایس ایس پی کو ایک مکتوب لکھ کر مطالبہ کیا کہ ملزمین نے جس نوعیت کا جرم کیا ہے ہماری معلومات کے مطابق ان کے خلاف لگائی گئی دفعات سخت نہیں ہے۔ ان پر آئی پی سی کی دفعات 120 بی اور 34 کے اطلاق کی گنجائش نظر آتی ہے۔ مولانا مدنی نے مکتوب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایسے نفرت انگیز واقعات پر قابو پانے کے لئے سخت سے سخت دفعات کا اطلاق ہونا چاہئے تاکہ دوسرے شرپسند عناصر جو اپنی حرکتوں سے مسلسل ملک بھر میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور باہمی اتحاد کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں، عبرت حاصل کر سکیں۔

میرے پاس الیکشن لڑنے کے لیے مطلوبہ فنڈز نہیں ہیں: نرملا سیتارمن

نئی دہلی: مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے بدھ کو کہا کہ وہ لوک سبھا انتخابات نہیں لڑیں گی اور اس سے پارٹی کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ یہاں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ ان کے پاس الیکشن لڑنے کے لیے مطلوبہ فنڈز نہیں ہیں، اس کے علاوہ جیتنے کے لیے بہت سے دوسرے عوامل بھی سازگار نہیں ہیں۔ میڈیا آؤٹ لیٹ 'ٹائمز ناؤ' کے ذریعہ منعقدہ ایک پروگرام میں سیتارمن نے کہا ''(پارٹی) نے مجھ سے پوچھا تھا، لیکن ایک ہفتہ یا 10 دن تک اس کے بارے میں سوچنے کے بعد، میں یہ کہنے کے لیے واپس آئی، شاید نہیں''۔ انہوں نے مزید کہا ''......میرے پاس الیکشن لڑنے کے لیے اتنے پیسے نہیں ہیں۔ مجھے ایک مسئلہ بھی ہے کیونکہ چاہے وہ آندھرا پردیش ہو یا تمل ناڈو، یہ جیتنے کے لیے بہت سے دیگر معیاروں کا بھی سوال ہوگا جن کا وہ استعمال کرتے ہیں۔ کیا آپ اس کمیونٹی سے ہیں یا آپ اس مذہب سے ہیں، کیا آپ اس سے ہیں...... میں نے کہا، نہیں، مجھے نہیں لگتا کہ میں یہ کر پاؤں گی۔ نرملا سیتارمن اس وقت راجیہ سبھا کی رکن ہیں اور وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی کابینہ کی اہم رکن ہیں۔ وزارت خزانہ کے علاوہ ان کے پاس کارپوریٹ امور کی وزارت کا چارج بھی ہے۔ سیتارمن حکمراں بی جے پی کے سینئر لیڈروں میں سے ایک ہیں۔

دہلی ہائی کورٹ سے کیجریوال کو نہیں ملی راحت

گرفتاری کے خلاف اب 3 اپریل کو ہوگی سماعت

نئی دہلی:27/مارچ (ایجنسیز) دہلی آبکاری گھوٹالہ معاملہ میں وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو دہلی ہائی کورٹ سے فوری راحت نہیں مل پائی ہے۔ عدالت نے کیجریوال کی گرفتاری کے خلاف ای ڈی کو جواب داخل کرنے کے لیے 2 اپریل تک کا وقت دے دیا ہے اور اس معاملے آئندہ سماعت کے لیے 3 اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے۔ یعنی کیجریوال کو 3 اپریل تک ہائی کورٹ سے کوئی راحت ملتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ آج صبح دہلی ہائی کورٹ میں کیجریوال کی گرفتاری کے خلاف داخل عرضی پر سماعت ہوئی اور دونوں فریقین کے وکلاء نے اپنی اپنی طرف سے دلیلیں پیش کیں۔ آج کی سماعت ختم ہونے پر عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھ لیا تھا اور کچھ گھنٹے بعد فیصلہ سنانے کی خبریں سامنے آئیں۔ اب عدالت نے جو حکم جاری کیا ہے اس کے مطابق ای ڈی کو 2 اپریل تک اس معاملے میں اپنا جواب داخل کرنا ہے اور پھر 3 اپریل کو اس معاملے میں آگے کی سماعت ہوگی۔

'شکست سے خوفزدہ بی جے پی کے لوگ الیکشن میں کیا کیا کریں گے!'

ہیلی کاپٹر اتارنے کی اجازت نہ ملنے پر ڈوٹاسرا ناراض

جئے پور:27/مارچ (ایجنسیز) راجستھان پردیش کانگریس گووند سنگھ ڈوٹاسرا نے بدھ کے روز الزام عائد کیا کہ مقامی انتظامیہ نے بیکانیر میں پارٹی لیڈران کا ہیلی کاپٹر اتارنے کی اجازت نہیں دی۔ حالانکہ بیکانیر انتظامیہ نے اس الزام کی تردید کی ہے۔ ڈوٹاسرا نے بیکانیر کے ایڈیشنل ضلع کلکٹر (سٹی) کے ایک خط کو شیئر کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا ہے کہ ''بینک اکاؤنٹس فریز کریں گے، ریلی میں پہنچنے سے روکیں گے... شکست سے خوفزدہ بی جے پی کے لوگ انتخاب میں کیا کیا کریں گے۔'' انھوں نے مزید لکھا ہے کہ ''ہیلی کاپٹر سے چرو سے بیکانیر جانے کی اجازت ہونے کے بعد بھی ڈرپوک امیدوار نے تاناشاہی سے دباؤ ڈال کر رخنہ پیدا کر دیا۔ کتنی ہی کوشش کر لو، بیکانیر میں مور یا بولے گا۔'' قابل ذکر ہے کہ بدھ کے روز بیکانیر سے کانگریس امیدوار گووند رام میگھوال نے بدھ کو پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ اس میں کانگریس کے راجستھان انچارج سکھجندر سنگھ رندھاوا اور سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت کو ہیلی کاپٹر سے آنا تھا۔ یہ لیڈر بعد میں سڑک کے راستے بیکانیر پہنچے۔ بیکانیر سے بی جے پی کی طرف سے موجودہ رکن پارلیمنٹ اور مرکزی وزیر ارجن رام میگھوال انتخاب لڑ رہے ہیں۔

ایک ساتھ 100 بھیڑوں کی موت

مندسور: مدھیہ پردیش کے مندسور میں ایک ایسا دردناک واقعہ پیش آیا ہے کہ جسے سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہوا یہ ہے کہ ایک کھلے ٹینک سے تقریباً 100 بھیڑوں نے پانی پیا اور پھر اچانک وہ زمین پر گر گئیں۔ ان کی ناک سے خون نکلنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی موت ہوگئی۔ اس کی ایک ویڈیو بھی وائرل ہوئی ہے جس میں کھیتوں میں پڑی ہوئی مردہ بھیڑیں نظر آ رہی ہیں۔

پنجاب: 'بی جے پی میں شمولیت کے لیے پیسے کی پیشکش'

عآپ کے 3 اراکین اسمبلی کا دعویٰ

امرتسر:27/مارچ (ایجنسیز) پنجاب سے عام آدمی پارٹی (عآپ) کے تین اراکین اسمبلی نے بدھ کے روز دعویٰ کیا کہ انھیں بی جے پی میں شامل ہونے کے لیے پیسے دینے کی پیشکش کی گئی تھی۔ پنجاب سے عآپ کے واحد لوک سبھا رکن اور ایک رکن اسمبلی نے بدھ کے روز بی جے پی میں شمولیت اختیار کر لی، اس کے بعد عآپ کے ان تین اراکین اسمبلی نے دعویٰ کیا کہ انھیں بی جے پی میں شامل ہونے کے لیے پیسے دینے کی بات فون پر کہی گئی۔ قابل ذکر ہے کہ پنجاب کے جالندھر سے عآپ رکن پارلیمنٹ سشیل کمار رنکو اور جالندھر مغرب سے رکن اسمبلی شیتل انگورال بدھ کے روز بی جے پی میں شامل ہو گئے۔ اس کے بعد عآپ نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے پنجاب میں پھر سے 'آپریشن لوٹس' شروع کر دیا ہے اور وہ اروند کیجریوال کی پارٹی کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ بی جے پی کی طرف سے ان الزامات پر کوئی فوری ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ اس سیاسی اتھل پتھل کے درمیان جلال آباد سے عآپ رکن اسمبلی جگدیپ کمبوج گولڈی نے دعویٰ کیا کہ انھیں منگل کے روز ایک بین الاقوامی نمبر سے سیوک سنگھ نامی شخص نے بی جے پی میں شامل ہونے کی تجویز کے ساتھ فون کیا تھا۔ کمبوج نے نامہ نگاروں سے کہا کہ انھوں نے ان سے بی جے پی میں شامل ہونے کے لیے کہا اور بتایا کہ ''ہم 25-20 کروڑ روپے دے دیں گے۔ میں نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔'' اسی طرح کے دعوے بلوانا سے رکن اسمبلی امندیپ سنگھ اور لدھیانہ جنوب سے رکن اسمبلی راجندر پال کور چھینا نے بھی کیے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وہ پارٹی نہیں چھوڑیں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ کمبوج کا کہنا ہے کہ بی جے پی کیجریوال اور 'عآپ' سے خوفزدہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''جہاں وہ لوگوں کا مینڈیٹ حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ کسی بھی قیمت پر اراکین اسمبلی، اراکین پارلیمنٹ اور عآپ کے دیگر لیڈران کو خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' کمبوج یہ بھی کہتے ہیں کہ 'اروند کیجریوال وہ لیڈر ہیں جنھوں نے سیاست میں بدعنوانی کے خلاف لڑائی لڑی اور ہمیشہ کام کی سیاست کی۔ لیکن جھوٹے معاملے درج کیے گئے اور عآپ کے کئی لیڈران کو بغیر کسی ثبوت کے جیل بھیج دیا گیا۔'' انھوں نے دعویٰ کیا کہ ''وہ (بی جے پی والے) عآپ کو توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر وہ خرید و فروخت کرنا چاہتے ہیں تو ملک میں الیکٹورل سسٹم کی کیا ضرورت ہے؟ پنجاب ایک انقلابی ریاست ہے، دہلی کے بعد پنجاب کے لوگوں نے بدلاؤ کا انتخاب کیا۔'' کمبوج کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ جو چاہیں کوشش کر سکتے ہیں، لیکن وہ اروند کیجریوال اور بھگونت مان کے نظریات کو نہیں خرید پائیں گے۔ لدھیانہ جنوب سے رکن اسمبلی چھینا نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ انھیں سیوک سنگھ نامی شخص کا فون آیا تھا اور یہ کال بین الاقوامی نمبر سے آیا تھا۔ انھوں نے الزام لگایا کہ انھوں نے ان سے بی جے پی میں شامل ہونے کے لیے کہا۔ دوسری طرف بلوانا سے رکن اسمبلی امندیپ سنگھ نے کہا کہ انھیں منگل کے روز ایک فون آیا تھا اور فون کرنے والے شخص نے کہا کہ وہ دہلی سے بول رہا ہے۔ امندیپ کا کہنا ہے کہ ''انھوں نے مجھ سے بی جے پی میں شامل ہونے کے لیے کہا اور 45 کروڑ روپے کی پیشکش کی۔''

مہاراشٹر میں سیٹوں کے بٹوارے کے لیے گھمسان شروع

بی جے پی، کانگریس کے بعد ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا نے ۱۷ر امیدواروں کی فہرست جاری کی

خصوصی رپورٹ: یوسف رانا

ممبئی: 27/مارچ۔ مہاراشٹر میں لوک سبھا انتخابات میں سب سے پہلے بی جے پی نے ۲۳ر سیٹوں پر اپنے امیدواروں کا اعلان کیا ہے۔ دوسری جانب ادھو ٹھاکرے کی قیادت والی شیوسینا نے ۱۷ر اور کانگریس نے ابھی ۷ر امیدواروں کا فیصلہ کیا ہے۔ مہایوتی اور مہاوکاس آگھاڑی کے باقی حلقوں نے ابھی تک اپنے کارڈ نہیں کھولے ہیں۔ شیوسینا میں بغاوت کے بعد، ادھو ٹھاکرے نے ۱۰ر اکتوبر ۲۰۲۲ر کو اپنے گروپ کے لیے شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کا نام درج کرایا تھا۔ ٹھاکرے گروپ کو الیکشن کمیشن نے اپنے انتخابی نشان کے طور پر ایک جلتی ہوئی مشعل الاٹ کی تھی۔ پارٹی کے صدر سابق وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے ہیں جبکہ لوک سبھا میں پارٹی کے لیڈر ونائک راوت ہیں۔ یہ ذمہ داری راجیہ سبھا میں سنجے راوت پر عائد ہوتی ہے۔ تقسیم کے بعد پارٹی نے اجے چودھری کو مہاراشٹرا اسمبلی میں اپنا لیڈر بنایا تھا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق یوپی کے بعد سب سے بڑی ریاست مہاراشٹرا میں ۲۰۲۴ر کے لوک سبھا انتخابات کے لیے امیدواروں کا اعلان شروع ہوگیا ہے۔ بی جے پی نے اب تک ۲۳ر سیٹوں کے لیے امیدواروں کا اعلان کیا ہے جب کہ کانگریس کی پہلی فہرست کے بعد اب شیوسینا یو بی ٹی نے بھی ۱۷ر امیدواروں کا اعلان کیا ہے۔ کانگریس نے سات امیدواروں کا اعلان کیا ہے۔

وزیر اعلی ایکناتھ شندے اور نائب وزیر اعلی اجیت پوار کی قیادت والی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی نے ابھی تک کسی امیدوار کا اعلان نہیں کیا ہے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کی طرف سے ابھی تک کوئی فہرست نہیں آئی ہے۔ مجلس اتحاد المسلمین نے مہاراشٹر میں اپنے واحد رکن اسمبلی امتیاز جلیل کو اورنگ آباد سے دوبارہ ٹکٹ دیا ہے۔ مہاراشٹر کے لیے اب تک جن لوک سبھا امیدواروں کا اعلان کیا گیا ہے ان میں نمایاں نام نتن گڈکری، پیوش گوئل اور شاہو مہاراج چھترپتی ہیں۔ لوک سبھا سیٹ بی جے پی امیدوار، کانگریس امیدوار، شیوسینا امیدوار، شیوسینا (یو بی ٹی) امیدوار، این سی پی (اجیت) امیدوار، این سی پی (شرد) امیدواروں کی فہرست اس طرح ہے۔ نندربار (ایس سی) سے ڈاکٹر حنا گاویت (بی۔جے۔پی۔) ایڈووکیٹ گوول پڑوی (کانگریس)، مالیگاؤں دھولیہ سے ڈاکٹر سبھاش بھامرے (بی جے پی) جلگاؤں سے سمیتا واگھ (بی جے پی)، راویر سے رکھشا نکھل کھڈسے (بی جے پی)، بلڈھانہ سے نریندر کھیڈیکر (ٹھاکرے سینا)، آکولا سے انوپ دھوترے (بی جے پی)، امراوتی سے بلونت وانکھیڑے (کانگریس)، وردھا رسے امداس تڑس (بی جے پی)، ناگپور سے نتن گڈکری (بی جے پی)، بھنڈارا-گوندیا سے سنیل بابوراؤ مینڈھے (بی جے پی) گڈچرولی-چیمور سے اشوک نیتے (بی جے پی)، چندرپور سے سدھیر منگنٹیوار (بی جے پی) ایوت محل-واشیم سے سنجے دیشمکھ (ٹھاکرے سینا) ہنگولی سے ناگیش پاٹل اشٹیکر (ٹھاکرے سینا)، ناندیڑ سے پرتاپ راؤ پاٹل چکھلیکر (بی جے پی)، وسنت چوان (کانگریس)، پربھنی سے سنجے جادھو (ٹھاکرے سینا) جالنہ سے راؤ صاحب دانوے (بی جے پی) اورنگ آباد (سمبھاجی نگر) سے چندکانت کھیرے (کانگریس)، ڈنڈوری سے ڈاکٹر بھارتی پروین پوار (بی جے پی)، ناسک سے راجابھاؤ واجے (ٹھاکرے سینا)، بھیونڈی سے کپل پاٹل (بی جے پی)، تھانے سے راجن وچارے (ٹھاکرے سینا)، ممبئی نارتھ سے پیوش گوئل (بی جے پی)، ممبئی نارتھ ویسٹ سے امول کیرتیکر (ٹھاکرے سینا)، ممبئی نارتھ ایسٹ سے میہر کوٹیچا (بی جے پی) سنجے دینا پاٹل (ٹھاکرے سینا)، ممبئی جنوبی وسطی سے انیل دیسائی (ٹھاکرے سینا)، ممبئی جنوبی سے اروند ساونت (ٹھاکرے سینا)، رائے گڑھ سے اننت گیتا (ٹھاکرے سینا)، ماول سے سنجوگ واگھرے پاٹل (ٹھاکرے سینا)، پونہ سے مرلی دھر کشن موہول (بی جے پی) رویندر دھنگیکر (کانگریس)، احمد نگر سے ڈاکٹر سوجے ویکھے پاٹل (بی جے پی)، شرڈی سے بھاؤ صاحب واکچورے (ٹھاکرے سینا)، بیڑ سے پنکجا منڈے (بی جے پی)، عثمان آباد سے اومراجے نمبالکر (ٹھاکرے سینا)، (ایس سی) سدھارام شرنگرے (بی جے پی)، ڈاکٹر شیواجی راؤ کالگے (کانگریس)، شولاپور سے رام دستپوتے (بی جے پی)، پرنیتی شندے (کانگریس)، ماڈھا سے رنجیت سنہا نمبالکر (بی جے پی) سانگلی سے سنجے کاکا پاٹل (بی جے پی) چندراہر پاٹل (ٹھاکرے سینا)، رتناگیری-سنگھ درگ سے ونائک راوت (ٹھاکرے سینا)، کولہاپور شاہو مہاراج چھترپتی (کانگریس) امیدواروں کی فہرست میں شامل ہیں۔ مہاراشٹر میں لوک سبھا سیٹوں میں سے ۵ر سیٹیں درج فہرست ذاتوں کے لیے مخصوص ہیں۔ چار نشستیں درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص ہیں۔ اس صورت حال میں مہاراشٹر میں ریزرو سیٹوں کی کل تعداد ۹ر ہے۔ ۲۰۰۸ر کی حد بندی سے پہلے مخصوص نشستوں کی تعداد ۷ر تھیں۔ ریاست میں لوک سبھا کی ۴۸ر سیٹوں کے لیے حکمراں اتحاد مہایوتی اور مہاوکاس اگھاڑی کے درمیان زبردست انتخابی جنگ ہونے کے امکانات ہیں۔ بتادیں کہ مہاراشٹر ۴۸ر لوک سبھا سیٹوں کے لیے پانچ مرحلوں میں ووٹنگ ہوگی۔

ماہ رمضان المبارک 2024ء	
ناندیڑ شہر	
آج کا افطار :	6:40
کل کی سحر :	4:55
روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ	

کناوار بردرس کے ملٹی برانڈ شوروم کے
روبرو نئی عمارت میں
گروکرپا مارکیٹ، شاپ نمبر 1,2,3
کناوار بردرس
گروکرپا مارکیٹ، شاپ نمبر 1,2,3، مہاویر چوک، ناندیڑ
कन्नावार ब्रदर्स मल्टीब्रॅण्ड शोरुमचे
समोरील नविन वास्तुमध्ये...
गुरुकृपा मार्केट, शॉप नं. 1, 2, 3
कन्नावार ब्रदर्स
शर्टींग डिव्हीजन
महावीर चौक, नांदेड
वेळ : सुबह 11 से रात 9 बजे तक
8007777003, 8007777911

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

مراٹھواڑہ کا سب سے بڑا اور پہلا سفید ملبوسات کا شوروم
مکمل سفید، ہمہ اقسام کے سفید پوشاکوں سے سجا سجایا شوروم
شرٹنگ، سوٹنگ اور لینن، کاٹن اور مختلف قسم کی لاتعداد ملبوسات
ہول سیل اور ریٹیل داموں میں دستیاب
کناوار بردرس
گروکرپا مارکیٹ، شاپ نمبر 1,2,3، مہاویر چوک، ناندیڑ
मराठवाड्यातील सर्वात मोठे प्रथम व्हाईट हाउस...
संपुर्ण परीपुर्ण व्हॉईट व्हरायटीजने भरलेले सुसज्ज दालन...
शर्टींग, सुटींग आणि लिनन, कॉटन व
सेल्फच्या असंख्य व्हरायटीज
होलसेल व रिटेलमध्ये उपलब्ध
कन्नावार ब्रदर्स
गुरुकृपा मार्केट, शॉप नं.1,2,3 महावीरचैक, नांदेड
वेळ : सुबह 11 से रात 9 बजे तक
8007777003, 8007777911

کچھ نہیں کر سکتے؟ احساس کیجئے

سید واصف اقبال گیلانی

آج جو کچھ بھی ہو رہا ہے، خاص کر مسلمانوں کے ساتھ، تو ایسے میں اگر آپ کچھ نہیں کر سکتے تو احساس کیجئے۔ ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جو تیزی سے بدل رہی ہے، آج کی دنیا میں تاریخ پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہے، اور ماضی سے سیکھنے کی صلاحیت ہمیں اس تبدیلی کو سمجھنے اور اس سے نمٹنے میں مدد کر سکتی ہے۔ تاریخ محض ماضی کے واقعات کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ یہ سیاست، سماجی علوم، انتظامیہ، مذہب اور فلسفہ کا مرکب ہے۔ بادشاہوں کی پیدائش، جنگوں، فتوحات اور جانشینی کے ساتھ ساتھ ان کے سماجی نظام، ٹیکس کا نظام، مذہبی نظریات اور پالیسیاں بھی تاریخ کا حصہ ہیں۔ تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ خاندانوں اور تہذیبوں کی بنیاد کیسے رکھی گئی، کن پالیسیوں نے انہیں کامیابی سے ہمکنار کیا، اور کون سی غلطیاں انہیں تباہی کی طرف لے گئیں۔ عروج و زوال کی وہی وجوہات تاریخ میں بار بار ملتی ہیں، صرف نام اور ادوار بدلتے ہیں۔ ہزاروں سال کی تاریخ فلسفے، مذہب، خاندانوں، آمرانہ حکمرانوں، امیروں، صوفیاء اور ملکوں کی تاریخ ہے۔ اس سے ہمیں سیاست کے کھیل، مختلف سیاسی نظریات، آئین اور اقتدار کی جدوجہد کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ کس طرح مذاہب، پجاری، بادشاہ، امرا اور مقتدر طبقہ اپنی طاقت کو برقرار رکھتے ہیں۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اقتدار کا کھیل ہمیشہ سے ایک ہی رہا ہے لیکن جمہوریت میں ہم بھی اس کھیل میں شریک ہیں۔ جو تاریخ کو جانتا ہے وہ مستقبل کو بھی جانتا ہے۔ تاریخ نہ صرف ہمیں کھلاڑی بننے کی ترغیب دیتی ہے بلکہ ہمیں ہیرو بننے سے بھی روکتی ہے۔ جب ہم پیادے کے بجائے کھلاڑی بن جاتے ہیں تو ہم اپنی پوری حکمت عملی اور دشمن کی حکمت عملی کو سمجھ سکتے ہیں۔ تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ کب کس کے ساتھ اتحاد کرنا ہے اور کب کس کی کمر توڑنی ہے۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ کس طرح شطرنج کھیلنا ہے اور کیسے جیتنا ہے۔ تاریخ ہمیں مستقبل کی تشکیل کے لیے ضروری علم اور طاقت فراہم کرتی ہے۔ البتہ تاریخ کی تشریح ہمیشہ درست نہیں ہوتی۔ تاریخ فاتحوں نے لکھی ہے، اور اکثر وہ اپنی فتح کا جواز پیش کرنے کے لیے حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اس لیے ذرائع کا جائزہ لینا اور مختلف نقطہ نظر کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ تاریخ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد کرتی ہے کہ کون سی پالیسیاں کامیاب ہوئیں اور کون سی ناکام۔ ہم تاریخ سے سبق سیکھ کر مستقبل کے لیے بہتر حکمت عملی بنا سکتے ہیں۔ یہ ایک تجربہ گاہ کی طرح ہے جہاں ہم سماجی اور سیاسی تجربات کے نتائج دیکھ سکتے ہیں۔ تاریخ ہمیں مختلف ثقافتوں، روایات اور نظریات کے بارے میں سکھاتی ہے۔ یہ انسانی نسل کی کامیابیوں اور غلطیوں کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ تاریخ کے ذریعہ ہم انسانی فطرت اور معاشرے کے کام کرنے کے طریقے کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ حالاں کہ تاریخ مسلسل بدلتی رہتی ہے۔ ماضی کے بارے میں ہماری سمجھ نئی تحقیق اور دریافتوں کے ساتھ مزید گہرا ہوتی جا رہی ہے لیکن تاریخ کو منجمد حقائق کے مجموعے کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیے، بلکہ ایک زندہ چیز کے طور پر دیکھنا چاہیے، جس کا مسلسل مطالعہ اور تجزیہ کیا جانا چاہیے۔ تاریخ کا مطالعہ ہمیں تنقیدی انداز میں سوچنے اور پیچیدہ مسائل کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔ ہم یہ سیکھتے ہیں کہ شواہد کی جانچ کیسے کی جائے، مختلف نقطہ نظر پر غور کیا جائے، اور باخبر فیصلے کیسے کیے جائیں۔ یہ مہارتیں مستقبل میں ہماری ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں کارآمد ثابت ہوں گی۔ تاریخ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ ہمارے پاس مستقبل کی تشکیل کرنے کی صلاحیت ہے۔ یہ ہمیں غیر فعال تماشائیوں کے بجائے فعال شرکاء بننے کی ترغیب دیتا ہے۔ ماضی کو سمجھ کر ہم حال میں بہتر فیصلے کر سکتے ہیں اور مستقبل پر مثبت اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ تاریخ کیوں اہم ہے اور یہ آج کیسے متعلقہ ہے؟ آیئے انسانی تاریخ کے حالیہ واقعات میں سے کسی ایک واقعے سے متعلق ایک واقعے کو سمجھتے ہیں۔

''اکثریت اس ہجوم کا نام ہے جس کا کوئی ضمیر نہیں ہوتا اور وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے اور مجھے بھیڑ کی پرواہ نہیں ہے۔'' ۔سقراط نے کریٹ کو یہ جواب ایسے وقت میں دیا جب کریٹ زہر بھری چالیس سقراط کی طرف بڑھا رہا تھا اور اس سے اکثریت کا احترام کرنے کو کہہ رہا تھا۔ اکثریت نے سقراط کو موت کی سزا سنائی۔ عدالت کی جیوری نے سقراط کو 280 کے مقابلے میں 221 کی اکثریت سے سزائے موت سنائی۔ سقراط پر تین بنیادی الزامات تھے۔ پہلا یہ کہ وہ ملحد یعنی خدا کا انکاری تھا۔ دوسرا الزام یہ تھا کہ سقراط قومی دیوتاؤں اور علامتوں کی توہین کرتا ہے اس لیے وہ غدار ہے۔ اور تیسرا یہ کہ سقراط یونان کے نوجوان نسل کو اپنے نظریات سے گمراہ کر رہا ہے۔ سقراط ایک غریب مجسمہ ساز کا بیٹا تھا جو ایتھنز کی گلیوں میں گھومتا تھا اور لوگوں کو اپنے بنیادی فلسفیانہ نظریات سے آگاہ کرتا تھا۔ لوگ ان چیزوں کے دیوانے تھے۔ سقراط یونان اور مغرب کا پہلا فلسفی تھا۔ اسکا پسندیدہ طالب علم افلاطون تھا جس کا پسندیدہ طالب علم ارسطو تھا۔ جب سقراط کے شاگردوں اور مداحوں نے اسے سزائے موت سے بچنے کے لیے خاموشی سے ایتھنز چھوڑنے کا مشورہ دیا تو سقراط نے کہا: ''میں موت سے نہیں ڈرتا، موت ایک انسانی کوشش ہے۔ ایتھنز میں ہی میں یونان کا حقیقی شہری بنا رہوں گا اور زہر کا پیالہ پیوں گا۔'' یہ کہہ کر سقراط نے ہیملاک نامی زہر کا مرکب پی کر خودکشی کر لی۔ جس کو مخالفین غدار کہہ رہے تھے وہ یونان کا حقیقی سورج نکلا! تاریخ کا ایک اہم سبق یہ ہے کہ اکثریت ہمیشہ درست نہیں ہوتی۔ سقراط کی مثال اس کا ثبوت ہے۔ انہیں ایتھنز کی عدالت نے اکثریت کی بنیاد پر موت کی سزا سنائی تھی لیکن تاریخ انہیں ایک عظیم فلسفی اور سچائی کے متلاشی کے طور پر یاد رکھتی ہے۔ سقراط کا خیال تھا کہ سچائی کا تعین اکثریت سے نہیں ہوتا، بلکہ عقل اور استدلال سے ہوتا ہے۔ اس نے اپنی زندگی سچائی کی پیروی کرنے اور دوسروں کو سکھانے کے لیے وقف کر دی۔ ان کے مخالفین انہیں ملحد، غدار اور نوجوان نسل کو گمراہ کرنے والا سمجھتے تھے۔ لیکن سقراط نے ان الزامات کا دلیری سے مقابلہ کیا اور مرتے دم تک اپنے اصولوں پر ڈٹے رہے۔ سقراط کی موت ایک المیہ تھی لیکن اس نے انسانیت کو ایک اہم سبق بھی سکھایا کہ ہمیں اکثریت کے دباؤ میں کبھی بھی سچائی سے سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیے۔ ہم سقراط کی زندگی اور موت سے درج ذیل سبق سیکھتے ہیں: سچائی کا تعین ہمیشہ اکثریت سے نہیں ہوتا۔ عقل اور مشاہدات کا استعمال کرتے ہوئے سچائی تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اپنے اصولوں پر قائم رہنا ضروری ہے، چاہے اس کے لیے آپ کو کچھ بھی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ اکثریت کا دباؤ کبھی بھی سچائی سے سمجھوتہ کرنے کا سبب نہیں بننا چاہیے۔ سقراط کی کہانی ہمیں ہمیشہ سچائی اور انصاف کے لیے کھڑے ہونے کی ترغیب دیتی ہے، چاہے کوئی بھی مشکل کیوں نہ ہو۔ یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ پیادہ بننے سے کیسے بچنا ہے اور کھلاڑی بننا ہے، اور اپنی چالوں کا صحیح اندازہ کیسے لگانا ہے۔ تاریخ ہمیں وہ علم اور طاقت فراہم کرتی ہے جس کی ہمیں مستقبل کی تشکیل کے لیے ضرورت ہے، اور سقراط کی کہانی اس علم اور طاقت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہ کہانی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ اگر اکثریت ہمیشہ درست نہ ہو تو بھی سچ کی جیت ہوتی ہے۔ سقراط کی کہانی بھی آج ہمیں جمہوریت کے بارے میں اہم سبق دیتی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جمہوریت اکثریت پر مبنی نظام حکومت ہے لیکن اکثریت کا فیصلہ ہمیشہ درست نہیں ہوسکتا۔ آج کی جمہوریت میں بھی غلط معلومات پھیلانا، جذبات بھڑکانا اور عوام کو گمراہ کرنا عام ہو گیا ہے۔ ایسے ماحول میں ووٹر غلط فیصلے کر سکتے ہیں۔ ایسے میں ہمیں اہم معاملات پر سنجیدگی سے سوچنا چاہیے، حقائق کا جائزہ لینا چاہیے اور مختلف نظریات کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ صرف آگاہی سے ہی ہم صحیح فیصلے کر سکتے ہیں اور اپنی صحیح رائے کا صحیح استعمال کر سکتے ہیں۔ جمہوریت صرف ووٹ کا حق نہیں ہے بلکہ سوال کرنے، بحث کرنے اور حکومت کو جوابدہ ٹھہرانے کا حق بھی ہے۔ ہمیں بھی ان لوگوں کی مخالفت کرنی چاہیے جو طاقت اور اختیار کا غلط استعمال کرتے ہیں، چاہے وہ اکثریت میں ہی کیوں نہ ہوں۔

جدید جمہوریت میں میڈیا کا کردار بھی اہم ہے۔ میڈیا کا فرض ہے کہ وہ سچ کی متلاشی ہو اور عوام کو آگاہ کرے۔ ہمیں میڈیا سے بھی سوال کرنا چاہیے اور کسی بھی معلومات کو اندھی تقلید کے ساتھ قبول نہیں کرنا چاہیے۔ مقصود یہ ہے کہ جمہوریت ایک نازک ادارہ ہے۔ اسے برقرار رکھنے اور مضبوط کرنے کے لیے ہمیں ہوشیار اور فعال شہری بننا ہوگا۔ ہمیں سچ کی تلاش کرنی چاہیے، استدلال پر مبنی بحث کرنی چاہیے، اور طاقت کا غلط استعمال کرنے والوں کی مخالفت کرنی چاہیے۔ یہی وہ سبق ہے جو تاریخ ہمیں سکھاتی ہے۔ تاریخ ہمیں مستقبل کے لیے تیار کرتی ہے، اور سقراط کی کہانی ہمیں دکھاتی ہے کہ ہم اپنی جمہوریت کو مضبوط کر کے مستقبل کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں۔ سقراط کی کہانی تاریخ کے ایک اہم سبق پر روشنی ڈالتی ہے: اکثریت ہمیشہ درست نہیں ہوتی۔ انہیں ایتھنز کی عدالت نے اکثریت کی بنیاد پر موت کی سزا سنائی تھی لیکن انہیں ایک عظیم فلسفی اور سچائی کے متلاشی کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ اب ایک اور مثال پر نظر ڈالیں۔ چاہے آج جتنا بھی بدنام کر دیا جائے لیکن مغلیہ سلطنت ایک عظیم الشان مسلم حکومت تھی جو اکثریتی ہندو آبادی پر حکومت کرتی تھی۔ مغلیہ دور حکومت میں فن، تعمیر اور ثقافت میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ تاہم، یہ دلیل دی جاسکتی ہے کہ یہ ترقی اکثریتی ہندو آبادی کی خواہشات کے مطابق نہیں ہوئی بلکہ حکمران طبقے کی ترجیحات کے مطابق ہوئی۔ تاہم یہ بھی سچ ہے کہ مغل بادشاہ اکبر جیسے حکمرانوں نے قدامت پسندی کی پالیسی اپنائی اور ہندو مذہب اور ثقافت کا احترام کیا۔ سقراط کی کہانی ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ سچائی کا تعین ہمیشہ اکثریت سے نہیں ہوتا۔ مغل حکومت کا بھی یہی حال ہے۔ حکمران طبقے کی کامیابیاں اور ناکامیاں تاریخ کا نچوڑ نہیں ہیں۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ عام لوگوں کی زندگی کیسی تھی، ان کے معاشی حالات کیسے تھے اور معاشرے میں انصاف کا معیار کتنا بلند تھا۔ سقراط کی کہانی اور مغل حکومت کی تاریخ ہمیں آج کی جمہوریت کے بارے میں اہم سبق دیتی ہے۔ پہلا سبق یہ ہے کہ ہمیں اہم معاملات پر سنجیدگی سے سوچنا چاہیے، حقائق کا جائزہ لینا چاہیے اور مختلف نظریات کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ دوسرا سبق یہ ہے کہ ہمیں یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ طاقت کا غلط استعمال نہ ہو اور اقلیتوں کے حقوق کا احترام کیا جائے۔ تیسرا سبق یہ ہے کہ کسی بھی حکومت کے دور کا تجزیہ صرف اکثریت یا اقلیت کے نقطہ نظر سے نہ کیا جائے بلکہ سماج کے مختلف طبقات کے تجربات کو سامنے رکھ کر کیا جائے۔ اب ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے موجودہ سیاسی ماحول کیا ہے؟ یہ یقیناً مشکلوں سے بھرا وقت ہے، لیکن اتحاد، بیداری اور حکمت عملی کے ساتھ، ہندوستانی مسلمان یقینی طور پر ان مسائل کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور اپنے مفادات کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ یہاں کچھ طرز عمل کی حکمت عملی ہیں جن پر غور کیا جاسکتا ہے: مساجد اور کمیونٹی سینٹرز کے ذریعے اتحاد کو فروغ دینا چاہیے۔ مذہبی رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ مذہب کے حقیقی اصولوں کا اشتہار کریں اور مسلم معاشرہ میں سیاسی شعور پیدا کرنے میں مدد کریں۔ دیگر مذہبی برادریوں سے رابطہ قائم کیا جائے۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھا جائے اور مذہب کی بنیاد پر تقسیم کی پالیسی کی مخالفت کی جائے۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کمیونٹی کا ہر اہل فرد ووٹر لسٹ میں شامل ہو اور ووٹنگ کے دن اپنا ووٹ ڈالے۔ جو امیدوار آئین اور شمولیت کے اصولوں پر یقین رکھتے ہیں ان کی حمایت ووٹنگ کے ذریعے کی جانی چاہیے۔ مسلم مسائل کو اجاگر کرنے والی جماعتوں کی حمایت کی جانی چاہیے۔ تعلیم، روزگار اور سماجی انصاف جیسے مسائل پر واضح ایکشن پلان طلب کیا جائے۔ کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک یا تشدد کا سامنا کرنے پر قانونی مدد لی جانی چاہیے۔ قومی انسانی حقوق کمیشن اور عدالتوں کا سہارا لیا جائے۔ سوشل میڈیا اور روایتی میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے اپنی آواز بلند کی جانی چاہیے۔ جھوٹی خبروں کی تردید کی جائے اور حقائق پر مبنی بحث کو فروغ دیا جائے۔ معاشرے میں تعلیم کو فروغ دینا چاہیے۔ تعلیم سماجی اور معاشی ترقی کی بنیاد ہے۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو سیاسی اور سماجی طور پر بااختیار بنایا جائے گا۔ روزگار کے مواقع بڑھانے کے لیے نوجوانوں کو ہنر مندی کے فروغ کے پروگراموں میں حصہ لینے کی ترغیب دی جائے۔ معاشی طور پر بااختیار طبقہ سیاسی طور پر بھی مضبوط ہوگا۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے دوررس اقدامات کی تشکیل نہایت ضروری ہے، لیکن مسائل کا گہرائی سے تجزیہ کرنا بھی ضروری ہے۔ سیاسی جماعتیں مذہب کی بنیاد پر رائے الگ کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور اکثر ووٹرز کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم کرنے کی بھی کوشش کرتی ہیں۔ اس سے سماجی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے اور مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ مسلمانوں کو اس جال میں پڑنے سے گریز کرنا چاہیے۔ مذہب کی بنیاد پر ووٹ دینے کے بجائے، ہمیں ان پالیسیوں اور امیدواروں کی حمایت کرنی چاہیے جو شمولیت اور سماجی انصاف کو فروغ دیں۔ اگرچہ ہندوستانی آئین سیکولرازم اور اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے، لیکن بعض اوقات قانون کی صحیح طریقے سے پیروی نہیں کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو اپنے آئینی حقوق کے لیے مسلسل جدوجہد کرنی رہنا پڑیگا۔ اس کے لیے قانونی جنگ اور سماجی تحریک دونوں کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، ''مسلم ووٹ بینک'' کا تصور مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ہی ثابت ہوا ہے۔ یہ دوسری کمیونٹیز کے ساتھ اتحاد بنانے میں رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔ مسلمانوں کو ایک وسیع تر سیاسی ایجنڈے کی حمایت کرنی چاہیے جو نہ صرف ان کی برادری بلکہ پورے ملک کے مفاد میں ہو۔ مسلمانوں کے مسائل صرف سیاسی شراکت سے حل نہیں ہوں گے۔ سماجی اور اقتصادی ترقی پر بھی توجہ دینا ضروری ہے۔ تعلیم اور ہنر کی ترقی کے ذریعے مسلم کمیونٹی کو معاشی طور پر بااختیار بنانا ضروری ہے۔ اس سے سیاسی آزادی پیدا کرنے کی راہ بھی ہموار ہوگی۔

موجودہ سیاسی منظرنامہ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے قابل اعتراض مسئلہ ہے جہاں انتخابی بانڈز اور پولرائزیشن کی پالیسی جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ تاہم دوررس قدم اٹھا کر، آئین کا سہارا لے کر اور جامع طرز فکر اپنا کر مسلمان اپنے مفادات کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے اتحاد کی تعمیر آج پہلے سے کہیں زیادہ اہم اور مطلوبہ ہے۔ آئندہ شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے نفاذ اور انتخابات کے بعد پیدا ہونے والے مسائل کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مضبوط اور منظم کمیونٹی کی ضرورت ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کیوں: یہ مسلمانوں کو باہر رکھتے ہوئے غیر مسلموں کے لیے شہریت کا آسان راستہ فراہم کرتا ہے۔ یہ آئین کی سیکولرازم کی بنیادی روح کے خلاف ہے۔ متحد ہو کر مسلمان اس قانون کو قانونی طور پر چیلنج کر سکتے ہیں اور عوامی بیداری کی کوششوں کے ذریعے اس کی مخالفت کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان آر سی (نیشنل رجسٹر آف سٹیزن) کی واپسی کا بھی مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اگر اس ایس آئی کے عمل میں صحیح دستاویزات پیش کرنے میں کوئی غلطی ہوئی ہے تو لاکھوں ہندوستانی مسلمان بے وطن ہو سکتے ہیں۔ اکٹھے ہو کر، کمیونٹی آگاہی مہم چلا سکتی ہے اور ضروری دستاویزات جمع کرنے میں لوگوں کی مدد کر سکتی ہے۔ کچھ سیاسی جماعتیں فرقہ وارانہ مسائل کو اٹھا کر مسلمانوں کو نشانہ بناتی ہیں۔ متحدہ مجلس عمل ان جماعتوں کی عملی حکمت عملی کو ناکام بنا سکتی ہے۔ متحدہ امت مسلمہ اپنی سیاسی آواز بلند کر سکتی ہے۔ انتخابات میں اسٹریٹجک ووٹنگ کے ذریعے ان امیدواروں کی حمایت کی جاسکتی ہے جو آئین اور شمولیت پر یقین رکھتے ہوں۔ متحد ہو کر مسلم کمیونٹی تعلیم اور ہنر کی ترقی پر توجہ دے سکتی ہے۔ اس سے معاشی طور پر بااختیار ہوگا اور سیاسی شراکت داری بھی مضبوط ہوگی۔ یہ بھی ذہن نشیں رکھنا ہوگا کہ اتحاد کا مطلب یکسانیت نہیں ہے۔ کمیونٹی کے اندر اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن بنیادی مسائل پر متحد رہنا ضروری ہے۔ پرامن اور قانونی طریقوں سے ہی اتحاد ممکن ہے۔ آنے والا وقت مشکل ہے لیکن متحد ہو کر مسلمان نہ صرف اپنے مفادات کا تحفظ کر سکتے ہیں بلکہ ایک مضبوط اور خوش حال ہندوستان کی تعمیر میں بھی اپنا حصہ ادا کر سکتے ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے موجودہ سیاسی اور سماجی مسائل کو صرف سیاسی حربوں اور سماجی یکجہتی سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمانوں کو یہ بھی یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ان کی ایک مضبوط مذہبی روایت ہے، جس کے اصول بحران کے وقت رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ اب اس صورت حال میں ایک اہم اور نازک خیال کا اظہار ضروری ہے۔ اس تناظر میں شریعت کا کیا کردار ہے جس کا ہم نظر انداز کرتے رہتے ہیں۔ شریعت صرف قوانین کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ ایک ایسا جامع اصول ہے جس میں انصاف، مساوات اور مفاد عامہ کو مقدم رکھا گیا ہے۔ موجودہ بحران کے حل میں شریعت کے کچھ اصول اہم کردار ادا کر سکتے ہیں: سیاسی شرکت میں ایمانداری کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ ووٹنگ میں رشوت یا امتیازی بنیادوں پر ووٹ دینے سے گریز کیا جائے۔ CAA اور NRC جیسے امتیازی قوانین کی مخالفت کی جانی چاہئے۔ قانونی لڑائی لڑ کر اور پرامن مظاہروں کے ذریعے انصاف کا مطالبہ کیا جائے۔ تمام برادریوں کے ساتھ امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ غریبوں اور ناداروں کی مدد کی جائے۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ شریعت کسی بھی معاشرے کی فلاح و بہبود کو اولین ترجیح دیتی ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے، آئین کے دائرے میں رہ کر اور متحد ہو کر موجودہ بحران کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ مشکل وقت میں بھی مضبوط عزم اور اتحاد سے چیلنجز کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی ایک بھرپور مذہبی روایت اور ایک متحرک جمہوریت ہے۔ ان دونوں کو صحیح طریقے سے ملا کر وہ نہ صرف اپنے مفادات کا تحفظ کر سکتے ہیں بلکہ ایک متحد اور انصاف پسند ہندوستان کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اب تک ہم نے ہندوستانی مسلمانوں کو درپیش سیاسی اور سماجی مسائل کا تجزیہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان چیلنجز سے نمٹنے کے لیے عملی حکمت عملی بھی بنائی گئی ہے۔ لیکن کیا شریعت اور اسلامی تعلیمات ان بحرانوں کے حل میں کوئی کردار ادا کر سکتی ہیں؟ بلکل! خود شریعت کا معنی ''سیدھا راستہ'' ہے۔ یہ خدا کے قوانین کا مجموعہ ہے جو مسلمانوں کو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ موجودہ بحرانوں سے نمٹنے کے لیے شریعت ہمیں درج ذیل بنیادی اصولوں کی طرف اشارہ کرتی ہے: انصاف کی بالادستی پر زور دیتا ہے۔ مسلمانوں کو ہر حال میں انصاف کا ساتھ دینا چاہیے، خواہ وہ ان کے لیے فائدہ مند ہو یا نقصان دہ۔ CAA اور NRC جیسے امتیازی قوانین کی مخالفت اسی اصول کا حصہ ہے۔ قرآن مسلمانوں کو متحد رہنے کا درس دیتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے بحث کی ہے کہ متحد ہو کر مسلمان اپنی آواز بلند کر سکتے ہیں اور طاقت کے ساتھ مسائل کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اسلامی روایت مشاورت پر زور دیتی ہے۔ مسلمانوں کو اپنے قائدین سے بات کر کے بہترین حل تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسلام میں تعلیم کو اولین ترجیح حاصل ہے۔ مسلمانوں کو علم حاصل کرنا چاہیے تاکہ وہ مذہبی نصوص کو سمجھ سکیں اور اپنے حقوق کے لیے لڑ سکیں۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ شریعت سخت اصولوں کی کتاب نہیں بلکہ اقدار اور اصول زندگی کا فریم ورک ہے۔ مسلمانوں کو ان اصولوں پر عمل کرنا چاہیے اور موجودہ حالات کے مطابق حل تلاش کرنا چاہیے۔ موجودہ دور ہندوستانی مسلمانوں کے لیے چیلنجنگ ہے، لیکن مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ شریعت کے بنیادی اصولوں یعنی عدل، اتحاد، مشاورت اور علم پر عمل کرنے سے مسلمان ایک مضبوط اور متحد معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ تزویراتی اقدامات اور متحد ہو کر ہم نہ صرف اپنے مفادات کا تحفظ کر سکتے ہیں بلکہ معاشرے میں باعزت مقام بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ یاد رکھیں، ایک مضبوط اور خوش حال ہندوستان کی تعمیر میں مسلمانوں کا اہم کردار ہے۔

جیب میں افطاری، چہرہ اداس اور آنکھوں میں آنسو!

غزہ کے روزہ دار

تحریر: جاوید اختر بھارتی

قارئین کرام موضوع کچھ ایسا ہے کہ حیرت ضرور ہوگی کہ جب جیب میں افطاری کا سامان ہے تو پھر آنکھوں میں آنسو کیوں ہیں، چہرہ اداس کیوں ہے ایسے وقت میں تو دل خوش ہونا چاہئے اور چہرے پر مسرت و شادمانی کا عالم ہونا چاہئے کہ گھر والوں کے ساتھ اپنے اہل وعیال کے ساتھ افطار کرنا ہے،، اصل میں بات یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر وائرل ایک ویڈیو کو تحریری شکل دینے کی کوشش کی گئی ہے واضح رہے کہ سحری و افطار کے انتظامات ہر شخص اپنی حیثیت اور وسعت کے اعتبار سے کرتا ہے یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ علماء کرام خطباء عظام واقعات تو بہت سناتے ہیں اور مسلمان خوب سنتا ہے مگر ان واقعات کی روشنی میں اپنا محاسبہ نہیں کرتا بلکہ ایک طرف اپنی تقریر جمانے کے لئے واقعات سنائے جاتے ہیں تو دوسری طرف صرف لطف اندوز ہونے کے لئے سنا جاتا ہے ایسے خطباء دیکھنے کو نہیں ملتے جو انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات سنائیں تو خود ان کی آنکھوں میں آنسو آجائے اور سننے والے کے اندر رقت آمیز کیفیت طاری ہوجائے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے احکامات دیئے ہیں پہلے ان احکامات پر عمل کیا ہے اور نہ صرف عمل کیا ہے بلکہ عمل کی انتہا کردی ہے اور انتہائی کا عالم یہاں تک ہوا کہ سورہ مزمل کا نزول ہوا کہ اے چادروں والے اے میرے محبوب اتنا قیام نہ کرو بلکہ کچھ کمی کرو اور آج امت کا حال یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ ابھی آدھا ہوا کہ مساجد میں نمازیوں کی تعداد بھی آدھی ہوگئی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بلند ترین اخلاق پیش کیا ہے کہ 23 سال میں ایسا انقلاب آیا کہ اس انقلاب پر جن و ملک کو تو ناز ہے ہی خود رب کائنات نے اعلان کردیا کہ اے میرے محبوب میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے، تمہاری امت کے لئے اور قیامت تک کے لئے مکمل کردیا اور پسند کرلیا اب قیامت تک دین اسلام کا ہی ڈنکا بجے گا،، یاد رہے کہ اللہ نے دین کے بارے میں کہا ہے مسلمان کے بارے میں نہیں کہا ہے کہ اب قیامت تک مسلمان کا ڈنکا بجے گا اس لئے کہ آج کا مسلمان اور ہے،، کل کا مسلمان اور تھا،، دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے،، کل کا مسلمان جھوٹ بولنے کا تصور تک نہیں کرتا تھا اس لئے کہ جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ ہے اور آج کا مسلمان کہتا ہے کہ جھوٹ بولے بغیر کام ہی نہیں چل سکتا نتیجہ یہ ہوا کہ آج سیاست، ملازمت، تجارت، تعلیم وتربیت، وعظ ونصیحت ہر جگہ جھوٹ کی عادت پڑگئی اور ہر میدان میں ناکامیوں کا سامنا ہے ایک اسرائیل نامی ملک ہے اس کی جتنی آبادی ہے اس سے زیادہ مسلمانوں کے پاس مولوی ہیں مگر اس نے پوری قوم مسلم کے ناک میں دم کر رکھا ہے،، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اگر کوئی حد درجہ کمزور ہے، غریب ہے، مظلوم ہے اسے دیکھ کر تمہارے دل میں ترس نہیں آتا تو تم نمازی، حاجی، مفکر و مقرر، محدث ومناظر، قطب ابدال سب کچھ ہو سکتے ہو مگر نیک نہیں ہو سکتے،، اب اس پیمانے کے اعتبار سے دیکھا جائے تو پوری دنیا میں صرف فلسطین ہے جہاں کا بچہ بچہ خاک وخون میں تڑپ رہا ہے، فاقہ کشی کے دہانے پر کھڑا نہیں ہے بلکہ فاقہ کشی کے دہانہ میں چلا گیا ہے بارود کے ڈھیر پر غزہ کا بچہ بھوک و پیاس سے دم توڑ رہا ہے اور عرب حکمرانوں کو رقص وسرور کی محفل سجانے سے فرصت نہیں، روزانہ کوڑوں کے ڈھیر پر کھانا پھینکا جاتا ہے آج فلسطین کے مسلمانوں کو دیکھ کر جنہیں ترس نہ آئے یقیناً وہ سب کچھ ہو سکتا ہے مگر نیک نہیں ہو سکتا پوری دنیا میں آج سب سے مظلوم، کمزور، بے یار و مددگار کوئی ہے تو وہ فلسطین کا مسلمان ہے اب اہل عرب اور مسلم حکمران اپنا محاسبہ کریں کہ وہ کس زمرے میں آتے ہیں،، کل میدان محشر میں اللہ کو کیا جواب دیں گے اور حوض کوثر پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کس منہ سے جام کوثر کا سوال کریں گے؟ راقم السطور دعا کا مخالف نہیں ہے مگر ہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے صرف دعا و معجزات کے انتظار کا حمایتی بھی نہیں ہے،، صرف دعا سے کام چل سکتا ہے تو پھر نبی پاک ﷺ نے خندق کیوں کھودی، پیٹ پر پتھر کیوں باندھا، رکانہ پہلوان سے کشتی کیوں لڑی، طویل عرصے تک گھاٹی میں کیوں رہے، بدر کے میدان میں قدم کیوں رکھا، فوجی دستہ کیوں ترتیب دیا یہ تمام سوالات کے جوابات یہی ہیں کہ پہلے خود نبی پاک علیہ السلام نے تدبیر و ترتیب و عمل کی انتہا کی ہے اس کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا،، اور آج صرف دعاؤں سے کام چلانے کی کوشش کی جارہی ہے صرف وظیفہ سے کام چلانے کی کوشش کی جارہی ہے کچھ سرکاری علماء وائمہ سر پر رومال بدن پر جبہ وعبا پہن کر لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں مگر ان کی جرأت نہیں ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں کے سامنے غزہ کے حالات کو بیان کریں اور اسرائیل کی کارروائیوں کا جواب دینے کا مشورہ دے سکیں یا مطالبہ کر سکیں مسلم حکمران دولت وعیش پرستی میں مست اور درباری علماء تمام طرح کی دنیاوی سہولیات میں مست نتیجہ یہ نکلا کہ آج 57 مسلم ممالک پوری طرح مفلوج و بے حس ہیں تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی،، افطار کا وقت قریب ہے غزہ کے روزہ دار بچے کا چہرہ گرد و غبار سے سنا ہوا ہے آنکھوں سے آنسو بہا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یا رسول اللہ آپ کی امت نے ہمیں بھوکا پیاسا بارود کے ڈھیر پر مرنے کے لئے تنہا چھوڑ دیا کل میدان محشر میں ہم ان کا گریبان پکڑ کر آپ کے سامنے کھڑا کر کے پوچھیں گے کہ جب ہمیں قتل کیا جارہا تھا تو تم نے ہم سے نظریں پھیر لی تھیں آخر وہ کون سی مجبوری تھی اور کیا وجہ تھی اتنا کہنے کے بعد افطار کرنے کے لئے اپنی جیب سے سامان نکالا تو کھجور نہیں، سنترہ نہیں، سیب وانگور نہیں، انار یا اس کا جوس نہیں، حتیٰ کہ روٹی و گوشت بھی نہیں بلکہ وہ زمین پر اگنے والی گھاس تھی جسے منہ میں ڈال کر چبایا اور پانی پی کر اللہ کا شکر ادا کیا اور نماز مغرب ادا کی،، کہنے کے لئے بڑی آسانی سے کہہ دیا جاتا ہے کہ عرب والوں پر اللہ کی خاص رحمت ہے ان پر لعن وطعن نہیں کرنا چاہئے اور یہ بھلا دیا جاتا ہے کہ جو جتنا بڑا ہے اس کے سر اتنی ہی بڑی ذمہ داری بھی ہے اور وہ ذمہ داری نبھانے سے پیچھے ہٹ رہا ہے تو اسے دنیا میں بھی جواب دینا پڑے گا اور آخرت میں بھی اتنا ہی سخت سوال و جواب ہوگا اسی بنیاد پر کہا گیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے آخر میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سب سے آخر میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت میں داخل کئے جائیں گے ان میں سے ایک سر پر حکومت کی ذمہ داری تھی اور دوسرے بہت بڑے تاجر تھے وہ اتنے بڑے تاجر اور مالدار تھے کہ ابھی حال ہی میں سرچ کرنے والوں نے سرچ کیا تو آج جو دنیا کا سب سے زیادہ دولت مند ہے وہ بھی ابھی ان کے مقابلے میں سات سو گنا پیچھے ہے اس شخصیت کا نام ہے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے جھوٹ بول کر نہیں، دھوکہ دے کر نہیں اور مزدوری گھٹا کر نہیں بلکہ رسول کریم علیہ الصلاۃ و السلام کی تعلیمات کے سانچے ڈھل کر تجارت کی تھی۔ تجارت سے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تعلیم دی کہ اس پر عمل کر کے تجارت کرنے والوں نے تجارت کی تو سامان لیکر جب اونٹوں کی قطار کو دیکھا جاتا تھا تو آگے والا اونٹ مدینہ منورہ میں داخل ہوجاتا اور پیچھے والا اونٹ ابھی یمن کی سرحد میں ہوتا،، آج کس کے پاس اتنی دولت ہے؟ کس بات کا آج کے مسلمانوں کو اور مسلم حکمرانوں کو گھمنڈ ہے یاد رکھو جمعہ کی دو رکعت پڑھ کر بھاگنے والوں اس زمین پر تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے،، ساڑھے چودہ سو سال پہلے زکوٰۃ کا وہ کون سا اصول ضابطہ بنایا گیا تھا کہ پورا مدینہ منورہ اتنا مضبوط ہوگیا تھا کہ پورے مدینہ میں کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں تھا اور آج ہم اپنے ہی ملک کے مسلمانوں کی بات کریں تو آزادی حاصل ہوئے 77 سال کا عرصہ ہوجانے کے بعد بھی لاؤڈ اسپیکر سے بھیک مانگی جارہی ہے جبکہ اسلام کے اندر گداگری کی سخت ممانعت ہے لیکن افسوس کہ آج دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھیک مانگنے کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ بھی مسلمانوں کا حلیہ اختیار کرتے ہیں یہ پورے عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ نہیں تو اور کیا ہے۔

رمضان المبارک: کیا یہ صرف کھانے پینے کا مہینہ ہے؟

فرحان بارہ بنکوی

رمضان المبارک کا مہینہ ہر مسلمان کے لیے اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ مہینہ عبادت و ریاضت، مجاہدہ، صبر وتقویٰ، ایثار، غم گساری، کسرِ نفسی کا مہینہ ہے۔ اسلامی تعلیمات، رسول اللہ ﷺ کے فرمودات، اور رب ذو الجلال کے ارشادات کی روشنی میں یہ ماہِ مبارک ''عبادات'' کا مہینہ ہے، کہ جس کا پہلا عشرہ ''رحمت''، دوسرا عشرہ ''مغفرت'' اور تیسرا عشرہ ''دوزخ سے نجات'' کا ہے۔ اس ماہِ مبارک میں ہر نیکی کے اجر میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے مساوی اور فرض کی ادائیگی کا ثواب ستر فرض کی ادائیگی کے برابر ہے۔ اس ماہِ مبارک میں ہر چیز کا اجر مزید سے مزید تر ہو جاتا ہے۔ خیر کے کاموں میں معمولی سا عمل بھی کامل اجر کا حق دار بنا دیتا ہے؛ حتیٰ کہ اگر کسی نے ایک روزے دار کو صرف ایک گھونٹ پانی سے بھی افطار کرا دیا تو روزے دار کے اجر سے بغیر کسی تخفیف کے افطار کرانے والے کو اسی کے مثل اجر ملتا ہے۔ یہ ماہِ مبارک ''رمضان'' اس بات کا حق دار تھا کہ زیادہ سے زیادہ اس میں خیر کے کام کیے جائیں اور اس عظیم ماہ میں بہ کثرت عبادات کی جائیں؛ لیکن ہم نے اس ماہ کو اس کے برخلاف کھانے پینے، موج مستی، لطف اندوزی کا مہینہ بنا لیا ہے۔ عموماً گھروں کی خواتین کو عبادات اور فرائض کی ادائیگی کے مقابلے سحر و افطار کی فکر زیادہ لاحق ہوتی ہے۔ ان کے ذہنوں میں یہ بات سب سے زیادہ گردش کرتی رہتی ہے کہ آج افطار کے دسترخوان پر ایسا کیا پیش کیا جائے کہ تمام لوگ اس ڈش کی مدح سرائی کرتے نظر آئیں۔ اپنے کھانے بنانے کے ہنر کو اس مہینے میں کیسے ظاہر کیا جائے کہ آس پڑوس کے لوگ افطاری دیکھ کر ان کی صلاحیتِ طعام سازی کی تعریف میں رطب اللسان ہو جائیں۔ خواتین از خود اس بات کی متمنی نہیں تھیں کہ وہ حالتِ صوم میں جفاکشی برداشت کریں؛ بلکہ ہمارے معاشرے نے ان کو اس امر پر ابھارا، انہیں دسترخوان کو سجانے کی ترغیب دی گئی، اور مردوں نے چٹوری زبان اور وسیع شکم کی خاطر عورتوں کو عبادات سے یکسر غافل کر کے، سحری و افطار کے اضافی جھمیلوں میں الجھا دیا۔ اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہے کہ اس مبارک مہینے میں اللہ رب العزت رزق میں مزید برکت عطا فرماتا ہے، ہر ایک شخص کا دسترخوان وسیع، صدقات و عطیات دینے میں اس دل کشادہ ظرفی کا ایسا مظاہرہ کرتا ہے، کہ عموماً وہ پورے سال نہیں ہوتا، خواہ وہ نفلی صدقات ہوں یا صدقاتِ واجبہ۔ اس کشادہ ظرفی کے ساتھ ہی ہر مسلمان کو راہِ اعتدال پر گامزن ہونا چاہیے، اخراجات میں فضول خرچی سے اجتناب کر کے، اعتدال کا دامن تھامنا چاہیے۔ ضروری نہیں ہے کہ ہر روز آپ کے دسترخوان پر درجنوں قسموں کی اشیا موجود ہوں؛ بلکہ ہر روز رمضان کی اہمیت اور افطار کی خوشی میں عام معمولات کے مقابلے کچھ اضافی اشیا شامل ہوں؛ تاکہ رمضان کی اہمیت اور افطار کی خوشی کا اظہار بھی ہو، خواتین کو اضافی عبادات کا موقع میسر آئے اور مردوں کی جیب پر بیجا بوجھ نہ ہو۔ ماہِ رمضان میں مسلم محلوں کا حال کسی صاحب نظر سے مخفی نہیں ہے، ساری رات کھانے پینے، موج مستی اور بے مقصد شب بیداری کی نظر ہوتی ہے۔ کسی کے دل میں یہ خیال تک نہیں گزرتا کہ اس رات کو حصولِ خیر کا موقع جان کر اجر و ثواب سے اپنے نامۂ اعمال کو مزین کر لیں۔ اس ماہِ مبارک میں عبادات میں اضافہ کر کے، فضول امور، اور لغویات سے اجتناب کر کے، اپنے گناہوں پر نادم و شرمندہ ہو اور ربِ کائنات کے حضور توبہ کر کے اپنے آپ کو پاک صاف کر لیں، اور ماہِ رمضان میں اپنے آپ کو بالکل کورے کاغذ کی مانند بنا لیں؛ لیکن مسلم محلوں، چوراہوں، ہوٹلوں، اور چائے خانوں پر مسلمانوں کی بھیڑ دیکھ کر یہی محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اس ماہِ مبارک ''رمضان'' کو کھانے پینے اور موج مستی کا مہینہ بنا لیا ہے۔

واشنگٹن داعش اور القاعدہ کی حمایت کرتا ہے۔ ماسکو کا دعویٰ

ماسکو۔ 27/مارچ۔ ایم این این۔ روسی وزارت خارجہ کی ترجمان ماریا زاخاروا نے اخبار کیلئے ایک مضمون میں کہا کہ داعش نے حالیہ برسوں میں ''طالبان'' سمیت امریکہ کے مخالفین کو نشانہ بنایا ہے۔ مضمون میں ماریہ زاخاروا نے امریکہ پر القاعدہ اور داعش کی حمایت کا الزام لگایا۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
Mob: 9860871766
پروپرائٹر: محمد انیس

ہولی: گائے کے پیشاب سے بننے والا پیلا رنگ جو ہندوستان سے پوری دنیا میں پھیل گیا

جھانوی مولی

نایاب نیلے معدنیات، حنوط شدہ لاشوں کے باقیات اور گائے کا پیشاب۔ یہ تینوں چیزیں ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں مگر ایک زمانے میں انھی تینوں کی مدد سے مختلف رنگ بنائے جاتے تھے۔ یہ ماننا مشکل ہے کہ دنیا کی بعض مشہور پینٹنگز کو انھی عجیب رنگوں سے بنایا گیا۔ پرانے وقتوں میں رنگ بنانا اتنا آسان نہیں تھا جتنا آج ہے۔ اس وقت مصنوعی طور پر رنگ بنانے کی کوئی ٹیکنالوجی موجود نہیں تھی مگر اس وقت بھی رنگ لوگوں کے زیر استعمال رہتے تھے۔ اجنتا کے غاروں کی قدیم آرٹ، مغل دور کی مصوری اور قدیم یورپی پینٹنگز، سبھی میں رنگوں کا استعمال کیا گیا۔ مگر یہ جاننا دلچسپ ہے کہ اُس دور میں یہ رنگ کیسے بنائے گئے تھے۔

ہندوستانی پیلا رنگ جو گائیں کے پیشاب سے بنتا ہے

'انڈین یلو' نامی اس خاص رنگ کو سنہری پینٹنگز میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اس رنگ کا استعمال 15 ویں صدی میں شروع ہوا اور وہاں سے وہ یورپ پہنچ گیا۔ مغل دور کی کئی پینٹنگز میں یہ رنگ پایا جاتا ہے۔ یورپ میں دیواروں پر مصوری، آئل پینٹنگز اور واٹر کلرز میں بھی یہ رنگ شامل ہے۔ معروف مصور وین گوف کی پینٹنگ (دی سٹاری نائٹ) میں پیلا چاند اور انگلش مصور ٹرنر کی پینٹنگ میں سورج کی کرنیں 'انڈین یلو' نامی رنگ کی وجہ سے ہی ایسی دکھائی دیتی ہیں۔ مگر یہ رنگ وجود میں کیسے آیا؟ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسے گائے کے پیشاب سے بنایا جاتا تھا مگر گائے کا پیشاب عام طور پر اس مقصد کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ گائے کو بھوکا رکھا جاتا تھا اور صرف آم کے پتے کھلائے جاتے تھے تاکہ اس کا پیشاب زرد رنگ کا ہو۔ گائے کا پیشاب جمع کر کے اسے ابالا جاتا تھا، پھر فلٹر اور خشک کرنے کے بعد اس کے حصے بنتے تھے۔ پینٹر اسے پانی یا تیل کے ساتھ ملا کر اپنی مصوری میں استعمال کرتے تھے۔ اس رنگ کو بنانے کے طریقۂ کار پر ایک رپورٹ 1883 میں لندن کی سوسائٹی آف آرٹس میں پیش کی گئی تھی۔ رپورٹ کے مصنف تریلوکناتھ موکھوپادھیے منگر (موجودہ بہار) گئے جہاں انھوں نے رنگ بنانے کے طریقے پر تحقیق کی۔ اس دوران انھوں نے گائے کے ساتھ ظلم کی بھی تفصیلات لکھیں۔ 1908 میں اس رنگ پر پابندی عائد ہوئی جس کے بعد جدید کیمیکلز سے تیار کردہ پیلا رنگ استعمال کیا جانے لگا۔

اجنتا کے غاروں کی تصاویر

اجنتا کی آئل پینٹنگز سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان میں قدیم وقتوں میں بھی مصوری کی جاتی تھی۔ ان پینٹنگز میں سرخ اور پیلا رنگ واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ انھیں سرخ زرد رنگ، لال گیرو (اوچر) اور پیلے گیرو سے بنایا جاتا تھا۔ دیوالی پر رنگولی بنانے سے قبل گیرو سے بنائے گئے رنگوں کو زمین پر پھیلا دیا جاتا ہے۔ دراصل گیرو سرخ اور پیلی مٹی کا نام ہے جس میں آئرن آکسائیڈ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ آئرن اور دیگر معدنیات کی مقدار کے مطابق اس کا رنگ الگ ہوسکتا ہے۔ بعض محققین کے مطابق گیرو انسانوں کی طرف سے استعمال کیے جانے والے پہلے رنگ تھے چونکہ اسے غاروں میں کی جانے والی مصوری میں پایا گیا لہٰذا اس کی تاریخ قریب ایک لاکھ سال پرانی ہے۔ آج بھی بعض قبائلی علاقوں میں لوگ اسے جسم پر لگاتے ہیں۔

سنگ لاجورد کا نیلا رنگ

اجنتا کے غاروں کی مصوری میں نیلے سمندر جیسا رنگ بھی پایا جاتا ہے۔ اس بلیو شیڈ کو آج الٹرا میرین کہا جاتا ہے مگر اس کا تعلق افغانستان سے ہے۔ افغانستان کے شمالی حصے کی کانوں میں سنگ لاجورد نامی معدنیات پائے جاتے ہیں۔ اسے وادی سندھ کی تہذیب میں ہڑپہ کے لوگ استعمال کرتے ہیں جبکہ اس سے بنے موتی بین النہرین (میزوپوٹیمیا) میں بھی پائے گئے ہیں۔ قدیم مصری دریائے نیل کی وجہ سے نیلے رنگ کو پسند کرتے تھے مگر وہ اس رنگ کا دور سے لانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے۔ اس لیے مصری فنکاروں نے سیلیکا، لائم، کاپر اور الکلی کا استعمال کر کے کیمیکل رنگ بنائے۔ مصریوں کے اس رنگ کو دنیا کے پہلے کیمیکل پگمنٹس میں شمار کیا جاتا ہے۔ چین میں بیریم، کاپر اور سیلیکیٹ پگمنٹس استعمال کر کے نیلے اور جامنی رنگ بنائے جاتے تھے جنھیں ہان بلیو اور ہان پرپل کہا جاتا تھا۔ ہندوستان میں نیلے رنگ کے کپڑے بنانے میں نیل استعمال ہوتا تھا مگر سنگ لاجورد کا رنگ زیادہ پُرکشش تھا۔ اس لیے نیلے معدنیات کو پگھلی ہوئی ویکس، تیل اور صنوبر کی گوند کے ساتھ ملا کر پگمنٹ بنایا جانے لگا۔ یہ معدنیات بہت نایاب تھے ور صرف افغانستان میں پائے جاتے تھے۔ اسی لیے مغرب میں نیلا رنگ اتنا استعمال نہیں کیا جاسکا تھا۔ کچھ زبانوں میں نیلے رنگ کے لیے کوئی لفظ بھی نہیں تھا۔ مگر ہزار سال قبل عرب تاجر سنگ لاجورد کو یورپ لے گئے جس نے منظرنامہ بدل دیا۔ اس وقت یہ یورپ میں سونے سے بھی مہنگا تھا اور اس کا استعمال صرف کچھ جگہوں تک محدود رہا۔ اس رنگ کو شاہی خاندان کی اہم شخصیات، حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی پینٹنگز میں استعمال کیا جاتا تھا۔ مائیکل انجلو اور رافیل جیسے فنکار اسے خریدنے کی سکت نہیں رکھتے تھے۔ ڈچ آرٹسٹ جوہانس ویمیئر نے کھل کر یہ رنگ استعمال کیا اور اس کے قرض میں دب کر رہ گئیں۔ کیمیکل بلیو رنگ 19 ویں صدی سے استعمال ہونا شروع ہوا مگر آج بھی سنگ لاجورد کو پسند کیا جاتا ہے۔

شنگرفی کا لال رنگ

پارہ کی قسم شنگرف کو یوں تو زہریلا سمجھا جاتا ہے مگر اس سے نارنجی مائل سرخ یا قرمزی رنگ حاصل ہوتا ہے۔ آتش فشاں سے جڑے ان معدنیات کو قدیم وقتوں میں سُرخ رنگ بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس رنگ کو سندوری سرخ بھی کہتے ہیں۔ چین، انڈیا اور مایا (میکسیکو-امریکن) تہذیبوں کے لوگ اسی طریقے سے اس رنگ کو بناتے تھے۔

حنوط شدہ لاشوں سے براؤن رنگ کا حصول

16 ویں اور 17 ویں صدی کے دوران مصر میں حنوط شدہ لاشوں (ممی) سے حاصل ہونے والا براؤن پگمنٹ مقبول ہوا۔ آرٹ کی محقق وکٹوریا فنلے نے اپنی کتاب میں بھی اس حوالے سے بتایا ہے۔

اعتکاف، خواص بلکہ اخص الخواص کی عبادت، رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے مولانا قاضی اسد ثنائی کی تلقین

حیدرآباد: 27/مارچ: حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدرنشین الانصار فاؤنڈیشن وخطیب جامع مسجد محبوبیہ ریاست نگر نے اپنے بیان میں کہا کہ رمضان المبارک بالخصوص اس کے آخری عشرہ کے اعمال میں سے ایک اعتکاف بھی ہے۔ اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ ہر طرف سے یکسو اور سب سے منقطع ہوکر بس اللہ سے لو لگا کر اس کے در پہ پڑ جائے اور سب سے الگ تنہائی میں اس کی عبادت اور اسی کے ذکر وفکر میں مشغول رہے۔ یہ خواص بلکہ اخص الخواص کی عبادت ہے۔ روح کی تربیت وترقی اور نفسانی قوتوں پر اس کو غالب کرنے کے لئے پورے مہینے رمضان کے روزے تو تمام افراد اُمت پر فرض کئے گئے، گویا کہ اپنے باطن میں ملکوتیت کو غالب اور بہیمیت کو مغلوب کرنے کے لئے اتنا مجاہدہ اور نفسانی خواہشات کی اتنی قربانی تو ہر مسلمان کے لئے لازم کردی گئی کہ وہ اس پورے محترم اور مقدس مہینے میں اللہ کے حکم کی تعمیل اور اس کی عبادت کی نیت سے دن میں نہ کھائے نہ پیے نہ بیوی سے متمتع ہو اور اسی کے ساتھ ہر قسم کے گناہوں بلکہ فضول باتوں سے پرہیز کرے گویا کہ یہ رمضان المبارک میں روحانی تربیت اور تزکیہ کا عوامی کورس مقرر کیا گیا ہے اور اس سے آگے تعلق باللہ میں ترقی اور ملاء اعلی سے مناسبت پیدا کرنے کے لئے اعتکاف رکھا گیا ہے۔ اس اعتکاف میں اللہ کا بندہ سب سے کٹ کے اور سب سے ہٹ کے اپنے مالک ومولا کے آستانے پر گویا خود سپرد ہوجاتا ہے اسی کو یاد کرتا ہے، اسی کے دھیان میں رہتا ہے، اسی کی تسبیح وتقدیس کرتا ہے، اسی کے حضور توبہ و استغفار کرتا ہے، اپنے گناہوں اور قصوروں پر روتا ہے اور رحیم و کریم مالک سے رحمت ومغفرت مانگتا ہے، اس کی رضا اور اسی کا قرب چاہتا ہے، اسی حال میں اس کے دن گزرتے ہیں اور اسی حال میں اس کی راتیں، ظاہر ہے اس سے بڑھ کر کسی بندے کی سعادت اور کیا ہوسکتی ہے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے، وصال شریف تک آپ کا یہ معمول رہا، آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اہتمام سے اعتکاف کرتی رہیں (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ازواج مطہرات اپنے حجروں میں اعتکاف فرماتی تھیں اور خواتین کے لئے اعتکاف کی مناسب ترین جگہ ان کے گھر کی وہی جگہ ہے جو انھوں نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کررکھی ہو، اگر گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف کرنے والی خواتین کو ایسی جگہ مقرر کرلینی چاہئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال آپ اعتکاف نہیں کرسکے تو اگلے سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ (جامع ترمذی) اعتکاف کا ضابطہ بتاتے ہوئے مولانا قاضی اسد ثنائی نے مزید کہا کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرمایا کہ معتکف کے لئے شرعی دستور اور ضابطہ یہ ہے کہ وہ نہ مریض کی عیادت کو جائے، نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لئے باہر نکلے، نہ عورت سے صحبت کرے اور نہ اپنی ضروریات کے لئے مسجد سے باہر جائے سوائے ان حوائج کے لئے جو بالکل ناگزیر ہوں (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ) اور اعتکاف (روزہ کے ساتھ ہونا چاہیے) بغیر روزہ کے اعتکاف نہیں اور مسجد جامع میں ہونا چاہئے اس کے سوا نہیں (سنن ابی داؤد) مذکورہ بالا حدیث کے آخر میں ''مسجد جامع'' کا جو لفظ ہے اس سے مراد جماعت والی مسجد ہے یعنی ایسی مسجد جس میں پانچوں وقت جماعت پابندی سے ہوتی ہو، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور جماعت والی مسجد کا ہونا بھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ وہ (اعتکاف کی وجہ سے اور مسجد میں مقید ہوجانے کی وجہ سے) گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کا نیکیوں کا حساب ساری نیکیاں کرنے والے بندہ کی طرح جاری رہتا ہے اور نامۂ اعمال میں لکھا جاتا رہتا ہے (سنن ابن ماجہ) جب بندہ اعتکاف کی نیت سے اپنے آپ کو مسجد میں مقید کردیتا ہے تو اگرچہ وہ عبادت اور ذکر وتلاوت وغیرہ کے راستے سے نیکیوں میں خوب اضافہ کرتا ہے لیکن بعض بہت بڑی نیکیوں سے وہ مجبور بھی ہوجاتا ہے، مثلاً وہ بیماروں کی عیادت اور خدمت نہیں کرسکتا جو بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ کسی لاچار، مسکین، یتیم اور بیوہ کی مدد کے لئے دوڑ دھوپ نہیں کرسکتا، کسی میت کو غسل نہیں دے سکتا، اسی طرح نماز جنازہ میں شرکت کے لئے نہیں نکل سکتا، میت کے ساتھ قبرستان نہیں جاسکتا جس کے ایک ایک قدم پر گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ لیکن اس حدیث مبارکہ میں اعتکاف کرنے والے کو یہ بشارت سنائی گئی ہے کہ اس کے حساب اور اس کے صحیفہ اعمال میں اللہ تعالی کے حکم سے وہ سب نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں جن کے کرنے سے وہ اعتکاف کی وجہ سے مجبور ہوجاتا ہے اور وہ ان کا عادی تھا۔ مولانا قاضی اسد ثنائی نے عامۃ المسلمین کو تلقین کی کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کو ضائع نہ کریں بلکہ رحمت، برکت، مغفرت، آتش دوزخ سے نجات اور قرب خداوندی کے حصول کے لئے اعتکاف کا اہتمام کریں۔

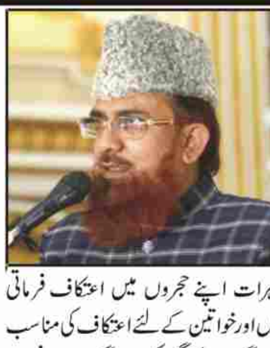

قاری شعیب صاحب کا انتقال ملت کا عظیم خسارہ: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

پٹنہ: 27 مارچ (پریس ریلیز) قاری شعیب صاحب کے انتقال سے ملت ایک عظیم شخصیت سے محروم ہوگئی مولانا کا وصال ایک علمی خسارہ ہے۔ نوادہ ضلع ایک خدمت گذار شخصیت سے محروم ہوگیا۔ انہوں نے اچھی زندگی گذاری اور اچھی موت پائی۔ ان خیالات کا اظہار اپنے تعزیتی پیغام میں معروف عالم دین نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ حضرت مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنے وطن دربھنگہ سے دور بزرگوں کے مشورہ سے خدمت قرآن کریم کو بنیاد بنا کر ضلع نوادہ کو قاری صاحب نے اپنی خدمات کا مرکز بنادیا۔ انہوں نے اصلاح معاشرہ، حجاج کرام کی خدمات کے حوالے سے بھی بڑا وقیع کام کیا پانچ دہائی تک وہ بھداسی اور نوادہ کے علاقہ میں خدمت قرآن کے ساتھ ملی سماجی اور اصلاحی خدمت میں اپنی توانائی کا بھرپور استعمال کیا۔ وہ تین نسلوں کے استاد تھے۔ اللہ تعالی حضرت مولانا قاری شعیب صاحب کی مغفرت فرمائے رمضان المبارک میں ایسی موت کہ ایک وقت کی نماز قضا نہیں ہوئی۔ روزہ تراویح نہیں چھوٹا اس سے اچھی موت اور کیا ہوسکتی ہے۔ مفتی صاحب نے امارت شرعیہ کے ایک مؤقر وفد جس کی قیادت قائم مقام ناظم مولانا شبلی قاسمی کررہے تھے کے ساتھ جنازہ میں شرکت کی اور تعزیتی بیان میں حصہ لیا جنازہ کی نماز مولانا شبلی قاسمی نے پڑھائی۔ اس موقع سے امارت اسکول کے ذمہ دار مولانا اعجاز بھی موجود تھے۔

ڈاکٹر فہمیدہ بیگم ''عثمانیہ یونی ورسٹی اورینٹل اردو اسکالرز اسوسی ایشن'' کی صدر منتخب

حیدرآباد۔ 27/مارچ (پریس نوٹ) ریاست تلنگانہ کی مختلف یونیورسٹیوں کے اردو ریسرچ اسکالرز کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ''عثمانیہ یونی ورسٹی اورنٹل اردو اسکالرز اسوسی ایشن'' کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک میٹنگ حیدرآباد میں منعقد کی گئی جس میں اردو ریسرچ اسکالرس کی بھاری اکثریت نے اسوسی ایشن کی صدارت کیلئے نوجوان ومتحرک اسکالر ڈاکٹر فہمیدہ بیگم کا انتخاب عمل میں لایا ہے۔ ڈاکٹر فہمیدہ نے تمام اسکالرس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ ریاست

تلنگانہ کے اردو ریسرچ اسکالرس کو درپیش مسائل وتکالیف کو ذمہ داران تک پہنچانے کیلئے جدوجہد کریں گی اور اس کے کامیاب حل کیلئے ممکنہ کوشش کریں گی اور بہت جلد اسوسی ایشن کے زیراہتمام فروغ اردو وکیلئے مختلف ادبی وتہذیبی پروگراموں کا انعقاد عمل میں لایا جائے گا۔ انہوں نے اسکالرس سے اپیل کی کہ وہ کسی بھی مسئلہ کے حل یا معلومات کیلئے فون نمبر 9490007100 پر ربط پیدا کرسکتے ہیں۔

سرحدی جھڑپیں اور پناہ گزینوں کا بحران

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کشیدہ

کراچی: 27/مارچ: پاکستان نے ایک بڑے اقدام کو نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت اگلے ماہ تقریباً 850,000 دستاویزی افغان مہاجرین کی رضا کارانہ واپسی کے مطالبے پر عمل نہ کرنے کی صورت میں ان کی غیر رضا کارانہ واپسی دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ کارروائی، جس کی مختلف پاکستانی ذرائع ابلاغ نے بڑے پیمانے پر اطلاع دی ہے، افغان تارکین وطن کو نشانہ بنانے کے لیے جبری ملک بدری کی کہانی کے تازہ ترین باب کی نشاندہی کرتا ہے۔ 15 اپریل سے شروع ہونے والی بے دخلیاں خاص طور پر افغان سٹیزن کارڈز (اے سی سی) رکھنے والے افراد پر اثر انداز ہوں گی، جو پاکستانی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ایک شناختی دستاویز ہے۔ ابتدائی طور پر، اے سی سی ہولڈرز کو رضا کارانہ طور پر چھوڑنے کی ترغیب دی جائے گی۔ تاہم، عدم تعمیل کے نتائج سنگین ہیں، کیونکہ انہیں گرفتاری کا سامنا کرنا پڑے گا جس کے بعد ملک بدری ہوگی۔ یہ آنے والا اقدام پاکستان کے وسیع تر اقدام کے دوسرے مرحلے کی نمائندگی کرتا ہے جس کا مقصد 30 لاکھ سے زائد افغان مہاجرین کی وطن واپسی ہے۔ صورتحال کی سنگینی قانونی ماہرین اور انسانی حقوق کے علمبرداروں کی توجہ سے نہیں بچ سکی۔ بہت سے لوگ ان نازک حالات کی نشاندہی کرتے ہیں جو جبری ملک بدری کا شکار ہیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ 850,000 سے زیادہ اے سی سی رکھنے والے افغان کراس ہیئر میں ہیں، ان میں اور درست ویزا رکھنے والے افراد کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا جاتا ہے۔ ماضی کی بے دخلیوں کی بازگشت بڑے پیمانے پر ہونے والی زیادتیوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے حساب سے منحوس طور پر گونجتی ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کی طرف سے بھتہ خوری کے الزامات اور درست دستاویزات رکھنے والے افراد کی غلط طریقے سے ملک بدری نے سابقہ جلاوطنی کی کوششوں پر گہرا سایہ ڈالا ہے۔ اس پس منظر میں، انسانی حقوق کے حامیوں نے پناہ گزینوں کے بنیادی حقوق اور بہبود کے تحفظ کے لیے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ بین الاقوامی برادری نے پاکستان کے افغان مہاجرین کے بحران سے نمٹنے پر گہری نظر ڈالی ہے، ایمنسٹی انٹرنیشنل جیسی تنظیموں نے افغان مہاجرین کو نشانہ بنانے کی وجہ پر سوال اٹھایا ہے۔

فضائی جارحیت: علاقائی استحکام پر پاکستان کے یکطرفہ اقدامات کے مضمرات

حالیہ برسوں میں، پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعلقات میں کشیدگی پائی جاتی ہے، جو اکثر سرحد پار سے ہونے والے واقعات اور عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں کے الزامات کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تازہ ترین جھڑپوں نے ایک بار پھر ان کے کشیدہ تعلقات کو منظر عام پر لایا ہے، جس سے خطے میں استحکام کے بارے میں خدشات بڑھ رہے ہیں۔ 2021 میں جب سے طالبان نے افغانستان پر دوبارہ کنٹرول حاصل کیا ہے، پاکستان مسلسل عسکریت پسند گروپوں پر افغان سرزمین سے حملے شروع کرنے کا الزام لگاتا رہا ہے۔ ان الزامات نے دونوں پڑوسیوں کے درمیان دشمنی کو ہوا دی ہے، جس کے نتیجے میں سرحد پار جھڑپوں اور فوجی مصروفیات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ سب سے حالیہ اضافہ اس وقت ہوا جب پاکستانی طیاروں نے مبینہ طور پر پاکستان کی سرحد کے قریب خوست اور پکتیکا صوبوں میں فضائی حملے کیے۔ یہ اطلاع ملی ہے کہ سرحدی صوبوں میں شہریوں کی رہائش گاہوں کو پاکستانی طیاروں اور ڈرونز نے بمباری کا نشانہ بنایا، جیسا کہ افغان طالبان حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے انکشاف کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ افغانستان کے اندر پاکستان کے اس بلا اشتعال حملے کے نتیجے میں افغان خواتین اور بچوں کی ہلاکتیں ہوئیں نہ کہ کوئی عسکریت پسند۔ شدید مذمت کا اظہار کرتے ہوئے، طالبان حکومت نے حملوں کو خودمختاری کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے، اس طرح کے اقدامات کے پیچھے سمجھی جانے والی لاپرواہی کی مذمت کی۔ جوابی اقدامات، جو مبینہ طور پر سرحدی افواج کے ذریعے کیے گئے، ڈیورنڈ لائن کی متنازع سرحد کے ساتھ ملٹری تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ افغانستان کی وزارت دفاع سے منسوب اس کارروائی میں بھاری ہتھیاروں کی تعیناتی شامل تھی۔ افغان طالبان کے ترجمان عنایت اللہ خوارزمی کی X پوسٹ نے جارحانہ کارروائیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے دفاعی اور سیکیورٹی فورسز کی تیاری کو اجاگر کیا، اور کسی بھی قیمت پر افغانستان کی علاقائی سالمیت کے تحفظ کے عزم کا اظہار کیا۔ خوست اور پکتیکا میں مقامی لوگوں کی گواہی سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاکستان کی جانب سے فضائی بمباری کے نتیجے میں متعدد شہری مکانات تباہ ہوئے ہیں، وہاں کے باشندوں میں خواتین اور بچوں کی ہلاکتوں کی اطلاع ملی ہے۔ افغان طالبان کے حکام نے سرحدی علاقوں میں جاری جھڑپوں کے درمیان انخلاء کی ہدایت کی ہے، مساجد میں اعلانات کے ذریعے متاثرہ علاقوں کو خالی کرنے کی ہدایت جاری کی ہے کیونکہ پاکستان ان جگہوں پر دوبارہ حملہ کرسکتا ہے۔ متنازعہ سرحدی علاقہ طویل عرصے سے پاکستان اور افغانستان کے درمیان ہاٹ سپاٹ رہا ہے۔ پاکستان نے افغان طالبان پر تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) سمیت کئی عسکریت پسند گروپوں کو محفوظ پناہ گاہیں فراہم کرنے کا الزام لگایا ہے اور ان کی بحالی میں مدد کی ہے۔ طالبان حکومت کی جانب سے اس الزام کی سختی سے تردید کی گئی ہے جس نے زور دے کر کہا ہے کہ پاکستان صرف سیاسی وجوہات کی بنا پر الزام کو تبدیل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ ٹی ٹی پی کی پاکستان کے اندر مضبوط بنیاد ہے اور فوج ان کی ترقی اور پاکستانی عوام کی حمایت کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہی ہے۔ افغان طالبان نے زور دے کر کہا ہے کہ وہ اپنی سرزمین کو مذموم سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ حالیہ جھڑپوں نے پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر سیکورٹی کی صورتحال کی پیچیدگیوں کو اجاگر کیا۔ کراس فائر میں پھنسنے والے شہریوں کو تنازعہ کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے، انہیں نقل مکانی اور جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ خطے میں تشدد میں اضافہ ہوتا ہے۔ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان خطے میں مزید عدم استحکام کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ حالیہ جھڑپیں پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر سیکیورٹی کی صورتحال کی نزاکت اور مزید خونریزی کو روکنے کے لیے مذاکرات اور سفارتی حل کی فوری ضرورت کی واضح یاددہانی کا کام کرتی ہیں۔ چونکہ دونوں ممالک اندرونی چیلنجوں اور بیرونی دباؤ سے نبردآزما ہیں، خطے میں پائیدار امن اور استحکام کے لیے مشترکہ بنیاد تلاش کرنا اور باہمی اعتماد کو فروغ دینا ضروری ہے۔ تاہم، پاکستان کے ان یکطرفہ اقدامات نے دونوں فریقوں کے درمیان عدم اعتماد کو مزید بڑھا دیا ہے، جس سے طالبان کو اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے خطے میں پاکستان سے آگے دیکھنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ (ایم این این)

پاکستان میں لاکھوں طلبہ مایوسی کے شکار!

کراچی: 27/مارچ: پاکستانی رہنماؤں کے پاس ہر چیز کے لیے وقت ہے، غیبت سے لے کر رئیل اسٹیٹ کے سودوں تک لیکن ان لاکھوں بچوں کے لیے نہیں جو انتہائی غربت میں رہتے ہیں، بھٹوں اور بازاروں میں غلاموں کے طور پر کام کرتے ہیں، جنسی شکاریوں کا شکار ہوتے ہیں اور اسکول سے باہر رہتے ہیں۔ جہاں فوج بموں اور ہتھیاروں کی خریداری پر اربوں خرچ کرنے میں مصروف ہے، ملک بھر میں اسکول غائب ہورہے ہیں۔ لاکھوں بچوں کے زندہ رہنے کے لیے ایک بھی محفوظ جگہ نہیں ہے۔ 2021 کی ایک رپورٹ میں، امریکی محکمہ محنت نے بتایا کہ پاکستان میں ہر سال بچوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں کے 3000 سے زیادہ واقعات ہوتے ہیں، جن میں سے نصف سے زیادہ جنسی زیادتی کے تھے۔ لاکھوں بچے مزدور گھروں اور دکانوں پر کام کرتے ہیں جہاں وہ جبری مشقت کے حالات میں کام کرتے ہیں جس میں قرض کی غلامی، جنسی حملہ، اور انتہائی جسمانی استحصال شامل ہیں۔ بڑی تعداد میں ان بچوں کو غریب خاندانوں نے مکان مالکان کو بیچ دیا ہے۔ بہت سے بچے ٹریفک رینگ کا شکار ہوجاتے ہیں جو متاثرین کو بھیک مانگنے، جنسی تعلقات اور جبری مشقت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کی قابل رحم نظران سیاسی لیڈروں سے چھوٹ جاتی ہے جو رنگدار ایس یو وی میں سفر کرتے ہیں۔ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے 40 لاکھ افراد میں سے کم از کم ایک تہائی بچے ہیں۔ صرف سندھ میں 000,700 سے زیادہ بچے کھیتوں میں بندھوا مزدور کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اس ڈریگنیٹ سے بچنے والے ملک کے مختلف حصوں میں بھیک مانگنے، منشیات کی اسمگلنگ، چائلڈ پورنوگرافی اور جنسی تعلقات پر مجبور ہیں۔ اس سال مارچ کے اوائل میں، بچوں کے حقوق کے قومی کمیشن نے ایک رپورٹ جاری کی جس میں خبردار کیا گیا تھا کہ ''بچوں کو ان کی عمر یا نامناسب رابطوں کی وجہ سے نامناسب مواد کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے''۔ یکے بعد دیگرے آنے والی حکومتوں اور سیاسی جماعتوں کی جانب سے سب سے حیران کن ناکامی اسکول کے بچوں کو نظر انداز کرنا ہے۔ پاکستان میں 28 ملین سے زائد بچے سکول نہیں جاتے۔ ملک میں کافی اسکول نہیں ہیں اور جہاں اسکول ہیں وہاں مناسب اساتذہ نہیں ہیں اور اگر اساتذہ ہیں تو بنیادی ڈھانچہ ناپید ہے۔ یہ تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ ایک حالیہ سروے سے پتہ چلتا ہے کہ خیبر پختونخوا میں 5 سے 16 سال کی عمر کے 7.3 ملین بچے سکول نہیں جا پارہے ہیں، جو کہ 2018 میں 1.2 ملین سے زیادہ ہے۔ اسی طرح پنجاب میں 7.7 ملین اور سندھ میں 4.6 ملین بچے سکول نہیں جاسکے۔ اعداد وشمار اپنے آپ میں تشویشناک ہیں لیکن اصل مسئلہ اس سے بھی زیادہ گہرا ہے۔ کمزور کرنے والا نوجوان پاکستانیوں کی ایک پوری نسل اپنے لیڈروں کی نظر اندازی سے شدید خطرے میں ہے۔ حکومت کے بعد حکومتوں نے ابھی تک ان اعداد وشمار سے سبق نہیں سیکھا ہے جو سال بہ سال مزید چونکا دینے والا ہو جاتا ہے۔ ملک کے سب سے اہم ستونوں میں سے ایک، بچوں کی تعلیم کے لیے بجٹ میں مختص رقم اس کی جی ڈی پی کا صرف 1.7 فیصد ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے خلا کو پُر کرنے کے لیے جی ڈی پی کا کم از کم چار فیصد رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس سنگین مسئلے سے نمٹنے کے لیے شہباز شریف کی نئی حکومت کی جانب سے قومی تعلیمی ایمرجنسی کے اعلان کے حالیہ فیصلے میں بہت دیر ہوسکتی ہے جب تک کہ مضبوط عزم اور عزم کے ساتھ اس کی پیروی نہ کی جائے۔ لیکن زمین پر، صورت حال گلابی سے دور ہے۔ حکومت سرکاری سکولوں کی نجکاری پر زور دے رہی ہے۔ پنجاب میں 1000 سے زائد سرکاری سکول نجی اداروں کو لیز پر دیے جانے کی فہرست میں شامل ہیں۔ پرائیویٹ پلیئرز عمارتوں، کھیل کے میدانوں اور لیبارٹریز سمیت اثاثوں پر قبضہ کرلیں گے جن کی مالیت کا تخمینہ اربوں روپے ہے۔ اس کا سیدھا مطلب ہے کہ یہ اسکول غریب طلبہ کی پہنچ سے باہر ہوجائیں گے۔ اس کا نتیجہ پاکستان میں نوجوان طلباء کے لیے اور بھی تباہ کن ہوگا - زیادہ بچے صرف اس لیے اسکول سے باہر رہنے پر مجبور ہوں گے کیونکہ ان کے والدین ان کی تعلیم کے متحمل نہیں ہوں گے۔ جرائم، غلامی اور مایوسی کا شیطانی دائرہ آج لاکھوں بچوں کو گھور رہا ہے۔ (ایم این این)

اردو بیگی: مغل بادشاہ اور حرم کی خواتین محافظ جن سے اورنگزیب بھی ڈرتے تھے

وقار مصطفیٰ (صحافی، محقق)

ڈنڈے لہراتے، ہٹو بچو کہتے، راستہ بناتے، ملازموں کی سرگرمی سے پتا چلتا ہے کہ مغل شہزادی روشن آرا بیگم کی سواری آتی ہے۔ سترھویں صدی کے فرانسیسی طبیب اور سیاح فرانسوئے برنیئر بتاتے ہیں کہ شہزادی ایک شاندار ہاتھی پر سنہری اور نیلے رنگ کے ہودے میں بیٹھی ہیں اور شاندار لباس پہنے، خوبصورت گھوڑوں پر سوار، تاتار اور کشمیری ملازماؤں کا ایک دستہ انھیں گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔ یہ اردو بیگی ہیں۔

اردو بیگی کون تھیں؟

اردو زبان کے ارتقا پر اپنے مقالات میں حافظ محمود شیرانی کہتے ہیں کہ آئینِ اکبری سے مفہوم ہوتا ہے کہ اردو بیگی شاہی محل سرا میں اونچی قسم کی ملازمہ ہوتی تھی۔ 'اوردہ (اردو) بیگی مردانہ لباس میں ملبوس ہوتی تھی۔ سر پر پگڑی، کمر میں پٹکا یا سیلا باندھتی اور جریب (لاٹھی) ہاتھ میں رکھتی تھیں۔ محل سراؤں میں بادشاہ اور بیگموں کی چاکری بجالاتی تھیں۔ اردو زبان میں اوردہ بیگی کا اردا بیگنی بنالیا گیا تھا جس کی جمع اردا بیگنیاں ہے۔ جمع کی حالت میں اس لفظ کا زیادہ رواج ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس نام کا اطلاق ایک جماعت پر ہوتا تھا۔' شیرانی، منشی فیض الدین دہلوی کی کتاب 'بزمِ آخر' سے ایک مثال نقل کرتے ہیں: 'کہاریاں ہوادار لائیں، بادشاہ سوار ہوئے، اردا بیگنیاں مردانے کپڑے پہنے، سر پر پگڑی، کمر میں دوپٹے باندھے، جریب ہاتھ میں لیے اور حبشنیاں، ترکنیاں، قلماقنیاں جریب پکڑے تخت کے ساتھ ساتھ ہیں۔' فرہنگِ آصفیہ میں اردو بیگی کی تشریح میں لکھا ہے: مردانہ لباس کی ہتھیار بند عورت جو شاہی محلوں میں پہرا چوکی دیتی ہے۔'

خواتین، بادشاہ کی محافظ

ارتھ شاستر میں موری بادشاہ چندر گپت موریا کے مشیر چانکیا کوتلیا (350-275 قبل مسیح) نے پچھلے بادشاہوں کے قتل کی بڑی تعداد کی وجہ سے خواتین محافظوں کی ضرورت پر لکھا ہے۔ خدیجہ توصیف یونانی مورخ اور سفارت کار میگاستھینس کے حوالے سے چندر گپت موریا کے دربار میں خاتون محافظوں کا پتا دیتی ہیں۔ 'وہ موری بادشاہ کی حفاظت کرتیں، خاص طور پر جب وہ شکار پر نکلتے۔ وہ شکاری بادشاہ کے ساتھ رتھوں، گھوڑوں اور ہتھیاروں سے لیس ہاتھیوں پر سوار ہوتیں۔' نظام الدین احمد کے مطابق سلطان غیاث شاہ (1469-1500) کے پاس مبینہ طور پر سولہ ہزار لونڈیاں تھیں۔ ان میں سے پانچ سو، جو اپنی ذہانت کی وجہ سے ممتاز تھیں، کو کشتی سمیت مختلف علوم کی تربیت دی گئی۔ محمد قاسم فرشتہ 'تاریخ فرشتہ' میں لکھتے ہیں۔ 'مردوں کے لباس میں پانچ سو خوبصورت نوجوان ترک خواتین، ایک سا لباس پہنے، کمانوں اور تیروں سے لیس، دائیں ہاتھ پر کھڑی تھیں اور انھیں ترک محافظ کہا جاتا تھا۔ ان کے بائیں طرف پانچ سو حبشی خواتین بھی ایک سا لباس پہنے، آتشیں اسلحہ سے لیس تھیں۔'

مغل دور میں حرم کی حفاظت

مغل سلطنت میں اردو بیگیوں کے نام سے خواتین سپاہیوں کا ایک خاص طبقہ مغل بادشاہ اور اس کے حرم کی حفاظت کے مقصد کے ساتھ منظرعام پر آیا۔ سکالر گیون آر جی ہیمبلی نے اردو بیگیوں کو متنوع نسلی پس منظر کی 'ایک قسم کی خواتین مملوک' کہا ہے جو قرون وسطی کی اسلامی حکومت کے خصوصی غلام جنگجوؤں کی طرح تھیں۔ 'ممکنہ طور پر سیکورٹی خدشات کی وجہ سے انھیں دور دراز علاقوں سے بھرتی کیا جاتا۔' 1505 میں، ظہیرالدین محمد بابر نے پہلی بار ہندوستان کا سفر کیا۔ مغل سلطنت ہندوستان میں 1526 میں پھیلی جب بابر نے ابراہیم لودھی کو شکست دی۔ بابر کا حرم مہمات کے دوران میں ان کے ساتھ سفر کرتا تھا۔ اس کی حفاظت کے لیے انھوں نے کشمیری، ترک، حبشی اور تاتار قبائل سے تعلق رکھنے والی خواتین اردو بیگیاں رکھیں۔ یہ نیم فوجی خواتین پردہ نہیں کرتی تھیں اور آسانی سے گھوم پھر سکتی تھیں۔

اردو بیگیوں کی اہمیت

بی بی فاطمہ کے علاوہ اردو بیگیوں کا ذکر انفرادی طور پر کم ہی ملتا ہے۔ چغتائی ترک تھیں۔ شاید خود جنگ جو نہیں تھیں لیکن زنانہ کی صدر اردو بیگی تھیں۔ گل بدن بیگم کی کتاب ہمایوں نامہ میں ان کا تذکرہ ان کے سرکاری نام فاطمہ سلطان انگہ سے کیا ہے۔ وہ روشن کوکا اور زہرہ کی والدہ اور دوسرے مغل بادشاہ ہمایوں (1530-1540 اور 1555-1556) کی رضاعی ماں تھیں۔ 1546 میں جب ہمایوں بیمار ہوئے تو ان کی دیکھ بھال کے لیے آس پاس فاطمہ سمیت چند ہی قابل اعتماد لوگ تھے۔ بعد میں صدر اردو بیگی کے طور پر اگرچہ ان کا بنیادی کردار تحفظ فراہم کرنا تھا لیکن ہمایوں نامہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھیں دوسرے کام بھی سونپے گئے ہوں گے۔ امل نورین ساجتھ لکھتی ہیں کہ بایزید بیات کے مطابق 'چونکہ ایک قاتلانہ حملے کا خطرہ شہنشاہ کے گرد چھایا ہوا تھا، اس لیے، 'ہمایوں کی حفاظت کا جزوی طور پر ان کی چوکسی پر انحصار تھا۔' وہ ہمایوں کے بدخشاں بھیجے گئے سفارتی مشن میں بھی تھیں اور انھوں نے بدخشانیوں کے خفیہ عزائم کا ادراک کرکے اپنے ساتھی مردوں کو اطلاع دی۔ اکبر 1556 میں مغل سلطنت کے تیسرے شہنشاہ کے طور پر اقتدار میں آئے۔ ان کے 49 سالہ دورِ حکومت میں مغلیہ سلطنت کو استحکام حاصل ہوا۔ عظیم الشان محلات تعمیر کیے گئے۔ کتاب 'دی میگنیفیسینٹ مغلز' میں لکھا ہے کہ اکبر ہی کے دور (1556-1605) میں حرم اور اس کے قواعد ترتیب دیے گئے۔ 'زنانہ میں زندگی ایک چھوٹے سے شہر کی طرح متنوع، پیچیدہ اور کثیر الجہتی تھی۔ عام طور پر، مختلف مغل محلوں میں کئی ہزار عورتیں رہتی تھیں، جن میں مائیں، دادی، بیویاں، بہنیں، بیٹیاں، خالہ اور دیگر رشتہ دار خواتین شامل تھیں۔ 'خدمت کرنے والی خواتین' کی تعداد بہت زیادہ 'باشندوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے، زنانہ کے انتظام کے لیے لوگوں کی مدد کی ضرورت تھی۔ خواجہ سراؤں کے علاوہ، وہاں خاتون اہلکار (جو شادی شدہ تھیں اور اکثر شاہی حرم سے دور اپنے گھروں میں رہتی تھیں) جیسے انگا (رضاعی ماں)، داروغہ (میٹرنز)، محلدار (سپرنٹنڈنٹ) اور اردو بیگی (مسلح خواتین گارڈز)۔' آئینِ اکبری میں اردوئے ظفر قرین، یعنی اکبر کا لشکر بہ وقت کوچ و مقام، کا بیان یوں ہے: 'ایک ہموار قطعہ زمین جس کا طول 1530 گز ہوتا تھا مقامِ شاہی وحرم سرائے شاہی کے لیے منتخب کیا جاتا تھا۔۔۔ متعدد خیمے اور تنبو خاص خاص بیگمات کے لیے معین ہیں۔ زردوزی مخمل کے ان کے سائبان ہیں۔ ان سے متصل ساٹھ گز طول کا ایک گلیم سراپردہ (پردے والا خیمہ) ملتا ہے جس میں مختلف خیمے لگے ہیں۔ یہاں اردو بیگیاں (اردا بیگنیاں) اور دیگر ملازم عورتیں رہتی سہتی ہیں۔ چونکہ شہنشاہ کی حفاظت کرنے والے مرد محافظ حرم میں داخل نہیں ہوسکتے تھے، اس لیے خواتین محافظوں، اردو بیگیوں نے زیادہ اہم کردار حاصل کرلیا۔ انھیں تیر کمان اور نیزوں کے علاوہ چھوٹے خنجر اور تلوار کے استعمال کی تربیت دی جاتی۔ وہ نہ صرف ملکہ اور باقی حرم کی حفاظت کرتیں بلکہ بادشاہ کی بھی۔ فاطمہ کا عہدہ اکبر کے دور میں بھی برقرار رہا۔ خدیجہ توصیف لکھتی ہیں کہ فاطمہ کی بیٹی زہرہ کی شادی اکبر کے ماموں خواجہ معظم سے ہوئی تھی۔ وہ متشدد مزاج اور سفاک تھے۔ 1564 میں فاطمہ نے شاہی دربار میں شکایت کی۔ اکبر خود سوار ہوکر ان کے گھر گئے۔ تاہم، یہ جان کر کہ شاہی دستے آرہے ہیں، معظم نے زہرہ کو چھرا گھونپ کر قتل کردیا۔ معظم کو قید کردیا گیا جہاں وہ بالآخر پاگل ہوکر ہلاک ہوئے۔

مغل بادشاہ اورنگزیب کا ڈر

کشوری سرن لال نے اپنی کتاب 'دی مغل حرم' میں لکھا ہے کہ 'مغل دربار کی اردو بیگیاں جنگ میں اس قدر مہارت رکھتی تھیں کہ جانشینی کی جنگ کے دوران میں اورنگ زیب نے اپنے والد شاہ جہاں سے ملنے سے انکار کردیا تھا کیونکہ انھیں ڈر تھا کہ اردو بیگیاں انھیں قتل کردیں گی۔' اردو بیگی تربیت یافتہ جنگجو تھیں اور اکثر ان کا تعلق ان قبائل سے تھا جو پردہ نہیں کرتے تھے، اس طرح وہ بعض مواقع پر مردوں کو بھی دکھائی دیتی تھیں۔ برنیئر کے مطابق زنانہ میں رہنے والی خواتین اور شہنشاہ کی حفاظت کے علاوہ ان اردو بیگیوں کے مختلف فرائض تھے۔ وہ عورتوں کی پالکیوں کو تھوڑے فاصلے تک لے جاتیں۔ چوگان (پولو) کھیلنے، گھومنے پھرنے، باغ میں ٹہلنے، شکار اور زیارت یا حج کے لیے زنانہ سے نکلتے وقت خواتین کے ساتھ ہوتیں۔ اردو بیگیوں اور دیگر زنانِ پارسا (پرہیزگار خواتین خادماؤں) کو بھی علیحدہ سیل الاٹ کیے گئے تھے۔ انھیں شاہی باورچی خانے سے کھانے میں بہت سی مراعات حاصل تھیں۔ بیجاپور اور احمد نگر سلطنتوں کی حکمران چاند بی بی کے دستے میں بھی مسلح خواتین شامل تھیں۔ مغل مورخ خافی خان نے لکھا ہے کہ 1719 میں جب فرخ سیئر نے حرم میں پناہ لی اور ان کے مخالفین نے اس میں داخل ہونے کی کوشش کی تو 'عورتیں، حبشی اور ترک، سب لڑنے کے لیے تیار ہوگئیں۔' آدرت بینرجی نے لکھا ہے کہ تخت کی جنگ کے دوران میں جب دسویں مغل شہنشاہ فرخ سیئر زندگی بچانے کے لیے حرم میں چھپے تو مارواڑ کے اجیت سنگھ نے حملہ کردیا۔ لیکن محل کے محافظ بادشاہ کی جان نہ بچاسکے۔

اردو بیگیوں کا زوال

اردو بیگیوں کا زوال ممکنہ طور پر مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی شکست اور سلطنت کے خاتمے کے ساتھ ہوا۔ ساجتھ لکھتی ہیں کہ حرم نہ رہا تو اردو بیگیوں کا کوئی کام نہ رہا۔ خواتین محافظوں کے بارے میں آخری حوالہ جات میں سے ایک ویلنٹائن بلیکر کی برطانوی فوج کی یادداشت ہے۔ اس میں خواتین سپاہیوں کے ایک دستے کا بتایا گیا ہے جس نے 18ویں صدی کے آخر میں حیدرآباد کے نظام کے زنانہ کی حفاظت کی۔ انگریز نوآبادیاتی دور میں بعض اردو بیگیوں کے طوائف اور بعض کے بھکاری بننے کا بھی پتا چلتا ہے۔

پی ٹی آئی کا عمران خان کی رہائی کے لیے ملک گیر مہم چلانے کا منصوبہ

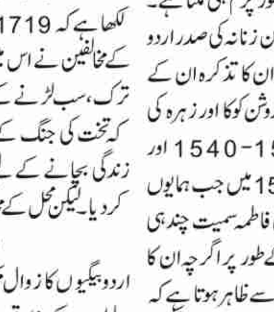

راولپنڈی۔ 27/مارچ۔ ایم این این۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے اپنے بانی عمران خان کی رہائی کی وکالت کرتے ہوئے ملک گیر مہم کے منصوبوں کی نقاب کشائی کی ہے، جن کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ سیاسی ظلم وستم کا سامنا کررہے ہیں۔ منگل کو اڈیالہ جیل کے باہر گفتگو کرتے ہوئے پی ٹی آئی کے چیئرمین بیرسٹر گوہر علی خان نے زور دے کر کہا کہ عمران خان کے خلاف جاری قانونی کارروائی خاص طور پر القادر ٹرسٹ کیس میں انہیں نظر بند کرنے کی ٹھوس کوششوں کا حصہ ہے۔ بیرسٹر گوہر نے انکشاف کیا کہ کیس کے ساتویں گواہ نے آج عدالت میں گواہی دیتے ہوئے کہا کہ عمران خان کو اس منصوبے سے نہ تو کوئی فائدہ ہوا اور نہ ہی سرکاری خزانے کو کوئی نقصان پہنچا۔ اس کے باوجود گوہر نے زور دے کر کہا کہ اس کیس کو بھی دوسروں کی طرح عمران خان پر سمجھوتہ کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ بیرسٹر گوہر نے اعلان کیا کہ 'عمران خان کا قوم کے لیے ایک پیغام ہے: ملک میں حقیقی آزادی کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔' 'آئندہ ضمنی انتخابات کے ساتھ مل کر، پی ٹی آئی نے پاکستان بھر میں بڑے پیمانے پر عوامی اجتماعات کے منصوبوں کا اعلان کیا، انتخابی مہم اور عمران خان کی رہائی کی وکالت پر دوہری توجہ کے ساتھ۔ بیرسٹر گوہر نے عوامی حمایت کو متحرک کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے تمام پارٹی رہنماؤں کو ریلیوں کے لیے اجازت لینے کی ہدایت کی۔ اندرونی سیاسی امور کے حوالے سے بیرسٹر گوہر نے پارٹی کے لیے عمران خان کی ہدایات کا انکشاف کیا۔ میاں اسلم اقبال فعال سیاست میں واپسی کے بعد پنجاب اسمبلی میں پی ٹی آئی کے پارلیمانی لیڈر کے طور پر کام کریں گے۔ جاری قانونی چارہ جوئی کے باعث پارٹی کے سینیٹ الیکشن کے کاغذات نامزدگی میں بھی ترامیم کی گئیں۔ ''متعدد نشستوں پر ضمنی انتخابات کے قریب آنے کے ساتھ، پی ٹی آئی وسیع عوامی مصروفیت کے لیے تیاری کررہی ہے۔ سینیٹ کے آئندہ انتخابات پر توجہ دیتے ہوئے، پی ٹی آئی نے مختلف نشستوں کے لیے اپنے امیدواروں کا انکشاف کیا، جن میں سید زلفی بخاری اور فیض الرحمان بالترتیب پنجاب اور خیبر پختونخوا کے لیے ہیں۔ پارٹی نے دوسرے امیدواروں پر زور دیا کہ وہ اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لیں، دوڑ میں صرف کورنگ امیدواروں کو چھوڑ کر۔ پاکستان مسلم لیگ نواز (پی ایم ایل این) کے رہنما رانا ثناء اللہ کے عمران خان کے خلاف بیانات کی مذمت کرتے ہوئے، بیرسٹر گوہر نے ثناء اللہ کے خلاف ایف آئی آر کے لیے پی ٹی آئی کی درخواست پر زور دیتے ہوئے حکام سے کارروائی کرنے پر زور دیا۔

ایغور پبلشر کو ایغوروں کی آزادی، شناخت پر کتابیں شائع کرنے پر جیل بھیجا گیا

سنکیانگ (چین)۔ 27/مارچ۔ ایم این این۔ ناروے میں قائم ایک فاؤنڈیشن اور سنکیانگ میں حکام کے مطابق، ایغور ثقافتی شناخت اور چین کے ایغوروں پر ظلم وستم کے بارے میں کتابیں شائع کرنے والے ایک ممتاز ایغور کو جیل کی سزا سنائی گئی ہے۔ تنظیم کے بانی، عبدویلی ایوپ کے مطابق، ناروے میں واقع ایغور ہیلپ فاؤنڈیشن کی مرتب کردہ سنکیانگ میں زیر حراست دانشوروں کی فہرست میں شامل 65 سالہ ایرکن ایمیٹ کو جولائی 2018 میں حراست میں لیا گیا تھا۔ ایمیٹ کے اہل خانہ نے کہا کہ حکام نے اس پر نسلی علیحدگی پر اکسانے کا الزام لگایا ہے اور کاشغر کے ایک ذریعہ کے مطابق، وہ جیل کی سزا کاٹ رہے ہیں، سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر شناخت ظاہر نہ کرنے کو کہا۔ تاہم، اس کا ٹھکانہ اور اس کی سزا کی لمبائی معلوم نہیں ہے۔ خفیہ چینلز کے ذریعے، ایوپ نے دریافت کیا کہ ایمیٹ کو خاص طور پر دو کتابوں کی اشاعت یا تقسیم میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ پہلا ناول ''التون کیش'' یا گولڈن شوز تھا جو ہالیڈ اسرائیل کا تھا، جو چین کے 1966-76 کے ثقافتی انقلاب کے دوران ایغوروں پر ہونے والے ظلم وستم اور ایغور شناخت کو برقرار رکھنے کی اہمیت کے بارے میں تھا۔ ایمیٹ نے زوردون صابر کی 'انایورت' یا 'مدر لینڈ' کی کاپیاں بھی فروخت کیں، جو 1940 کی دہائی کے اوائل میں چینی قوم پرست قوتوں پر ایغوروں کی فتح اور 1944 سے 1949 تک دوسری مشرقی ترکستان جمہوریہ کے قیام کی تاریخ بیان کرتی ہے۔ ایمیٹ کو ایک کریک ڈاؤن کے دوران گرفتار کیا گیا جسے ''ہوئی توکان'' یا ''پیچھے دیکھنا'' کہا جاتا ہے، ایک پولیس افسر جو اروچی میں سنکیانگ کے ہیلتھ پبلشنگ ہاؤس کے قریب کام کرتا ہے، جہاں ایمیٹ کام کرتا تھا۔ اس وقت، چینی حکام ایغور دانشوروں، جن میں مصنفین اور پبلشرز شامل تھے، کو حراستی کیمپوں یا جیلوں میں ایسے کام تیار کرنے کے لیے حراست میں لے رہے تھے جنہیں علیحدگی پسند رجحانات کو پناہ دینے کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔

16۔ناندیڑلوک سبھا الیکشن آج سے نامزدگیوں کا آغاز

امیدواروں کے لیے نامزدگی جمع کرانے کی آخری تاریخ 4اپریل

ناندیڑ:27/مارچ (ورق تازہ نیوز)16۔ناندیڑ لوک سبھا حلقہ میں کل 28 مارچ سے کاغذات نامزدگی داخل کیے جائیں گے۔ امیدوار 28 مارچ سے 4 اپریل تک درخواست دے سکتے ہیں۔ جانچ پڑتال 5 اپریل کو ہوگی۔8اپریل تک درخواست واپس لی جاسکتی ہے۔لہذا ناندیڑ لوک سبھا انتخابات میں امیدواروں کی صحیح تعداد کا فیصلہ 8اپریل کی رات ہو جائے گا۔ناندیڑ لوک سبھا انتخابات 26اپریل کو ہورہے ہیں۔اس لیے الیکشن کی انتخابی سرگرمیاں کل سے شروع ہوکر 26 اپریل تک جاری رہیں گے۔لوک سبھا انتخابات کے لئے امیدواروں یاان کے نامزد امیدواروں کے کاغذات نامزدگی الیکشن ریٹرننگ آفیسر اور کلکٹر ناندیڑ یا اسسٹنٹ ریٹرننگ آفیسر اور ڈپٹی ڈویژنل آفیسر ناندیڑ کے دفتر میں جمعرات 4 /اپریل (عوامی تعطیل) تک صبح 11 بجے سے دوپہر 3 بجے تک جمع کرائے جاسکتے ہیں۔یہ اطلاع انتخابی ریٹرنگ افسر ابھیجیت راوت نے دی ہے۔ جمعہ 5 اپریل 2024 کو صبح 11 بجے کلکٹر آفس کے احاطہ میں شنکراؤ چوان پلاننگ بھون ہال میں کاغذات نامزدگی کی جانچ کی جائے گی۔ امیدواروں کو کاغذات نامزدگی واپس لینے کی آخری مہلت پیر 8 اپریل 2024 کوسہ پہر 3 بجے تک دی گئی ہے
ناندیڑ ضلع میں26لاکھ 97ہزار287ووٹر ناندیڑ ضلع میں 22 مارچ تک ووٹروں کی کل تعداد26لاکھ 97ہزار 287 ہے۔اس کے لیےکل 3ہزار 81 پولنگ اسٹیشنز تیار کیے گئے ہیں۔ ان میں چھ اسمبلی حلقوں یعنی بھوکر، ناندیڑ نارتھ، ناندیڑ جنوب، نائگاؤں، دیگلور، مکھیڈ کے 18.43 لاکھ ووٹر ناندیڑ لوک سبھا حلقہ کے 2 ہزار 62 پولنگ اسٹیشنوں سے ووٹ ڈالیں گے۔ناندیڑ لوک سبھا حلقہ کے لیے9لاکھ 50ہزار976مرد، 8 لاکھ 92 ہزار 129 خواتین اور 139 تیسرے فریق اپنا حق رائے دہی استعمال کریں گے۔16۔ ناندیڑ لوک سبھا حلقوں میں 25 ہزار 14 رائے دہندگان کی عمر 85 سال سے زیادہ ہے اور جو پولنگ اسٹیشن نہیں آسکتے ہیں وہ بیلٹ پیپر کے ذریعے ووٹ ڈال سکتے ہیں۔ انتظامیہ ان کے گھر جا کر ووٹنگ کا عمل مکمل کرے گی۔
دریں اثنا، ضلع کے کنوٹ اور حدگاؤں اسمبلی حلقوں میں 05.57 لاکھ ووٹر 649 مراکز سے ہنگولی لوک سبھا حلقہ کے لیے ووٹ ڈالیں گے۔ اس کے علاوہ لوہا اسمبلی حلقہ کے 02.92 لاکھ ووٹر لاتور لوک سبھا حلقہ کے 330 پولنگ اسٹیشنوں سے ووٹ ڈالیں گے۔

الیکشن پروگرام:الیکشن کا اعلان: 16 مارچ 2024
الیکشن کا نوٹیفکیشن:28مارچ نامزدگی کی آخری تاریخ:4اپریل2024
جانچ پڑتال:5اپریل2024
درخواست واپس لینے کی تاریخ: 8 اپریل 2024
پول:26اپریل2024
ووٹوں کی گنتی:4جون2024

9سالہ الما صدیقی کا انتقال

ناندیڑ:27/. مارچ۔ (ورق تازہ نیوز) یہ اطلاع بڑے افسوس کے ساتھ دیجاتی ہے کہ محمد فیض الدین صدیقی عرف (عامر) ساکن قعلہ روڈ ناندیڑ کی بڑی لڑکی الما صدیقی عمر (۹) سال کا مختصر سی علالت کے بعد آج بروز بدھ کو شام چھ بجے خانگی اسپتال میں دوران علاج انتقال ہوگیا ہے۔جلوس جنازہ قلعہ روڈ سے نکلے گا۔نماز جنازہ وتدفین انشاء اللہ کل بروز جمعرات بتاریخ 28/03/2024 کو صبح 10:00 بجے کربلا کے قبرستان ناندیڑ میں ادا کی جائے گی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء کرے آمین۔

ممکنہ مدت میں پانی اور چارے کی کمی
خیال رکھیں کہ یہ ظاہر نہ ہو: کلکٹر ابھیجیت راوت

ناندیڑ:27/مارچ (ورق تازہ نیوز) کلکٹر ابھیجیت راوت نے ہدایت دی کہ متعلقہ محکموں کو تمام ضروری اقدامات کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے تاکہ ممکنہ گرمی کے موسم میں ضلع میں جانوروں کے لیے پانی اور چارے کی کوئی کمی نہ ہو۔آج کلکٹریٹ میں پانی کی قلت کی ممکنہ منصوبہ بندی کی میٹنگ ان کی صدارت میں اختتام پذیر ہوئی۔وہ اس وقت بات کررہے تھے۔اس موقع پر ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال، ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر مہیش وڈادکر، محکمہ واٹرسپلائی کے ایگزیکٹیو انجینئر، محکمہ آبپاشی کے افسران، محکمہ مویشی پالن کے افسران وغیرہ موجود تھے۔اس موقع پر کلکٹر ابھیجیت راوت نے ضلع میں پانی اور چارے کی دستیابی کا جائزہ لیا۔اس کے علاوہ متعلقہ محکموں کو ہدایات دی گئیں کہ جہاں پینے کے پانی کی قلت ہوسکتی ہے وہاں تمام ضروری اقدامات کریں۔اسی مناسبت سے انہوں نے اس موقع پر کہا کہ مستقبل میں ضلع میں کنویں کے حصول، پانی کی عارضی فراہمی اور قلت دور کرنے کے کاموں کو ترجیحی بنیادوں پر نافذ کیا جائے گا۔اس موقع پر محکمہ مویشی پالن کے عہدیداروں نے کہا کہ فی الحال ضلع میں چارے کے حوالے سے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔انہوں نے تمام عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ضلع کے قلت سے متاثرہ علاقوں پر نظر رکھیں۔

ضلع میں تعمیراتی ریت سستے داموں دستیاب
ریت کی نقل و حمل ڈپو سے شروع

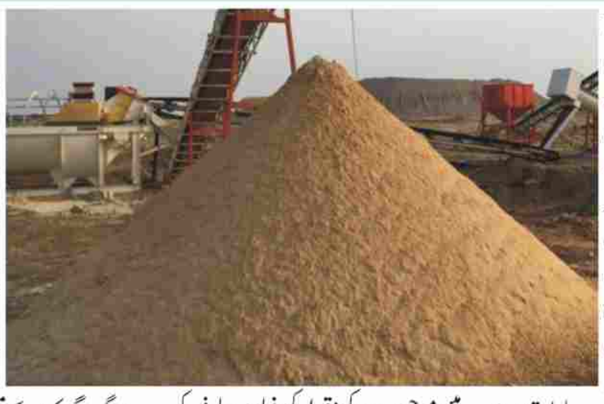

ناندیڑ: 27/مارچ (ورق تازہ نیوز) ضلع میں کل 24 ریت کے ڈپو تجویز کیے گئے ہیں۔اس میں بلولی، دیگلور، ماہور، حدگاؤں اور حمایت نگر تعلقہ کے 17 ریت ڈپوؤں کو باقاعدہ ریت ڈپو کو ماحولیاتی منظوری دی گئی ہے۔باقی 7ریت ڈپو ناندیڑ اور لوہا تعلقہ میں سلٹی ریت کے ڈپو ہیں۔بلولی تعلقہ میں یسگی، سگرولی-1 اور نا گنی، دیگلور تعلقہ میں تملور اور شیوالا، حدگاؤں تعلقہ میں بیل منڈل، ناندیڑ تعلقہ میں واگھی، لوہا تعلقہ میں خوبسرواڑی، بھائیگاؤں اور بٹ سانگوی میں ریت کے وافر ذخائر موجود ہیں۔ریت کی فروخت آن لائن سسٹم کے ذریعے ریت ڈپو میں موجود ریت کی مقدار کی بنیاد پر صارف کو شروع کردی گئی ہے۔جن شہریوں کو ریت کی ضرورت ہے وہ قریبی سیتو کیندر سے رابطہ کریں۔ مذکورہ سیتو سنٹر کے ریت ڈپو سے ریت مانگنے کے لیے، کسی کو روزانہ صبح 11 بجے سے دوپہر 3 بجے تک دفتری اوقات کے دوران آن لائن سسٹم پراندراج کرنا ہوگا۔ ہر ریت ڈپو سے کم از کم ریت بکنگ کی حد 200 پیتل فی دن مقرر کی گئی ہے۔ہر مستحق کو ماہانہ 10 پیتل ریت فراہم کی جائے گی۔ گھرکولہ کے مستحقین کو 5 براس ریت مفت فراہم کی جائے گی۔ ریذیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر مہیش وڈاکر نے اپیل کی ہے کہ شہری آن لائن درخواست کی کارروائی مکمل کریں اور ریت دستیاب کرائیں۔

خشک سالی کے شکار علاقوں میں طلباء کی امتحانی فیس کی ادائیگی

ناندیڑ:27/مارچ (ورق تازہ نیوز)لاتور ڈویژنل بورڈ آف ایجوکیشن نے سال 2023-24 میں اعلان کردہ خشک سالی کے شکار علاقوں میں 10ویں اور 12ویں جماعت کی امتحانی فیس کی معافی کے اہل ہونے والے ریگولر طلباء سے ضروری معلومات کے ساتھ امتحانی فیس کی واپسی کے لیے درخواست دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے لیے اپنے، والدین کے آدھار کمپوزٹ بیک اکاؤنٹ کی معلومات کے ساتھ متعلقہ سیکنڈری اسکول، ہائیر سیکنڈری اسکول، جونیئر کالج سے فوراً رابطہ کریں۔ تفصیلی معلومات بورڈ کی آفیشل ویب سائٹ
mahahsscboard.in //:http پر سیکنڈری
ssc.ac.in -feerefund.mh //:http
اور ہائیر سیکنڈری کے لیے
hsc.ac -feerefund.mh //:http
پر شائع کی گئی ہے۔لاتور ڈویژنل بورڈ کے ڈویژنل سکریٹری سدھا کر تلنگ نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے مطلع کیا ہے۔

پرکاش امبیڈکر نے مہاوکاس اگھاڑی کے ساتھ اپنے تعلقات عملاً منقطع کرلیے

ممبئ: اپوزیشن کو جھٹکہ دیتے ہوئے ونچت بہوجن اگھاڑی (وی بی اے) کے صدر پرکاش امبیڈکر نے مہاوکاس اگاڑی (ایم وی اے) کے ساتھ اپنے تعلقات عملاً منقطع کرلیے اور شیوبا سنگھٹن کے لیڈر منوج جرنگے پاٹل کے ساتھ مل کر مراٹھا طبقہ کے ساتھ نیا محاذ قائم کرتے ہوئے 8لوک سبھا امیدواروں کے ناموں کا اعلان کردیا۔ساتھ ہی امبیڈکر نے کہا کہ وی بی اے ریاست میں کانگریس کے بعض امیدواروں کی حمایت کرے گی جس سے ایم وی اے کو قدرے راحت ملی۔وی بی اے نے جن امیدواروں کا اعلان کیا،ان میں پرکاش وائی امبیڈکر (اکولہ)، سنجے جی کیواٹ (بھنڈارا گونڈیا)، ہتیش پی مادوی (گڈچرولی۔ چمور)، راجیش ڈبلیو بیلے (چندراپور)، وسنت ا?ر ماگر (بلڈھانہ)، پرجاکتا ٹی پلیوان (امراوتی)، پروفیسر راجندر سالونکے (وردھا)، کھیم سنگھ پی پوار (ایوت محل۔ واشیم) شامل ہیں جبکہ رام ٹیک کے لیے امیدوار کا اعلان چہارشنبہ کو کیا جائے گا۔امبیڈکر نے کہا کہ وی بی اے ناگپور میں مرکزی وزیر نتن گڈکری کے خلاف کانگریس امیدوار وکاس ٹھاکرے کی حمایت کرے گی جبکہ سانگلی میں اوبی سی بہوجن پارٹی کے امیدوار کی تائید کرے گی۔

آرٹی او آفس
عام تعطیلات پر کھلا رہے گا

ناندیڑ:27/مارچ (ورق تازہ نیوز) سال 2023 2024 کا مالی سال 31 مارچ 2024 کوختم ہورہا ہے اور اگرچہ 29، 30 اور 31 مارچ 2024 کی تاریخیں بالترتیب عام تعطیلات اور ویک اینڈ ہیں، اس دوران ریجنل ٹرانسپورٹ آفس (RTO) کھلا رہے گا۔چونکہ مارچ کا اختتام ہے، اس لیے نئی گاڑیوں کی خریداری کا امکان ہے۔اس لیے یہ نوٹیفکیشن نئی گاڑیوں کی رجسٹریشن اور متعلقہ ریکارڈ اور دفتری کاموں کو مدنظر رکھتے ہوئے جاری کیا جارہا ہے۔لہذا علاقائی ٹرانسپورٹ آفس ناندیڑ میں 29 مارچ2024 سے 31 مارچ 2024 تعطیلات کے دوران جاری رہے گا۔ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر شیلیش کامت نے اپیل کی ہے کہ تمام گاڑیوں کے ڈرائیور/ مالکان اس کا نوٹس لیں۔

100 سالہ شخص اور 96 سالہ خاتون محبت میں گرفتار ہوکر شادی کرنے کیلئے تیار

بروسیلز: ناندیڑ: 27/مارچ (ورق تازہ نیوز) محبت تو کسی بھی عمر میں ہوسکتی ہے اور ایسا ہی 100 سالہ ہیرولڈ ٹریز اور 96 سالہ جینی سوارلین کے ساتھ ہوا۔جی ہاں واقعی ان دونوں کو اس عمر میں جاکر محبت ہوئی جب بیشتر افراد قبر میں پہنچ جاتے ہیں۔ان دونوں نے 3 سال کے رومانوی تعلق کے بعد جون2024 میں شادی کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک انٹرویو کے دوران جینی سوارلین نے کہا کہ یہ تعلق صرف نوجوانوں کے لیے نہیں، درحقیقت اس عمر میں سب کچھ مل جانے کا احساس بہت زبردست ہے۔

100 سالہ شخص اور 96 سالہ خاتون محبت میں گرفتار ہوکر شادی کرنے کیلئے تیار

00 سالہ شخص اور 96 سالہ خاتون محبت میں گرفتار ہوکر شادی کرنے کیلئے تیار جینی سوارلین 2 بار بیوہ ہوچکی ہیں جبکہ ہیرولڈ ٹریز کی اہلیہ شادی کے 70 سال بعد انتقال کرگئی تھیں۔ بروسیلز: محبت تو کسی بھی عمر میں ہوسکتی ہے اور ایسا ہی 100 سالہ ہیرولڈ ٹریز اور 96 سالہ جینی سوارلین کے ساتھ ہوا۔جی ہاں واقعی ان دونوں کو اس عمر میں جاکر محبت ہوئی جب بیشتر افراد قبر میں پہنچ جاتے ہیں۔ان دونوں نے 3 سال کے رومانوی تعلق کے بعد جون2024 میں شادی کا فیصلہ کیا ہے۔ایک انٹرویو کے دوران جینی سوارلین نے کہا کہ یہ تعلق صرف نوجوانوں کے لیے نہیں، درحقیقت اس عمر میں سب کچھ مل جانے کا احساس بہت زبردست ہے۔

जा.क्रं.नांवाशमनपा/क्षे.का.01/नापवि/९३६६/२०२४
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड
दिनांक:- 22-2-2024

जाहिर प्रगटन

संचिका क्रं. 991/40/2023-2024/क्षे.का.क्रं.1 तरोडा-सांगवी

प्रकरण: - नाव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहीर प्रगटनाच्या अधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते **श्री./सौ नारायण मोतीराम पाटील तरोडा खु.** या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, ता.नि.भु.अ. पत्र क्रं. 1051/09 दि.30/10/2009 **तरोडा खु. गट नं. 59 पैकी प्लॉट नं. 67 व 68 पीन नं. 40112081134 श्री/सौ. गंगाराम सखाराम कल्याणकर व इतर** यांच्या नावे असलेली मालमत्ता यांचेकडुन अर्ज **खरेदीखत क्रं. 2-01910** दि.17.04.2009 च्या आधारे विकत घेतली आहे / वारसा हक्क प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नांवे कर आ-कारणी नोंद वहीत घेण्यासाठी जाहिरप्रगटन देण्यात येत आहे.

तरी या संबंधात कोणास काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्रक प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (15) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा. अन्यथा अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नांवे वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंदविण्यात येईल.

चतु:सिमा :-

पुर्व	:-	30 फुट रुंद रोड आहे.
पश्चिम	:-	प्लॉट क्रं. 94 आहे.
दक्षिण	:-	प्लॉट क्रं. 66 आहे.
उत्तर	:-	प्लॉट क्रं. 68 आहे.

सा.आयुक्त,
क्षे.कार्यालय क्र.०१ .तरोडा-सांगवी
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड

اسکول کے بچوں نے نشے کے عادی ٹیچر پر جوتے اور چپل پھینکے

دہلی: ویڈیو میں اسکول کے لباس میں نظر آنے والے کچھ بچے اپنے نشے کے عادی استاد کا اسکول سے باہر پیچھا کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ویڈیو منظر عام پر آتے ہی ضلعی محکمہ تعلیم نے پورے معاملے کی چھان بین کی جس میں واقعہ سچ ثابت ہوا۔کہا جاتا ہے کہ ایک ہی استاد ہے جو اپنے شاگرد کو اچھے اور برے کا فرق سمجھاتا ہے، اسے علم کا سبق سکھاتا ہے اور کامیابی کی راہ میں آگے بڑھنے کی ہمت دیتا ہے۔اپنے شاگرد کو اعلیٰ مقام پر دیکھنا ہر استاد کا سب سے بڑا خواب

ہوتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ ایک استاد جہالت کو دور کرتا ہے اور شاگرد کی زندگی کو علم کی روشنی سے بھر دیتا ہے، لیکن کیا ہوتا ہے جب ایک ٹیچر شاگردوں کے لیے غلط مثال ثابت ہو۔حال ہی میں ایسے ہی ایک استاد کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہورہی ہے جسے دیکھ کر ہر کوئی حیران ہے۔ ویڈیو میں اسکول کے لباس میں نظر آنے والے کچھ بچے اپنے نشے کے عادی استاد کا اسکول سے باہر پیچھا کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ وائرل ہورہا یہ چونکا دینے والا ویڈیو چھتیس گڑھ سے سامنے آیا ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ اسکول کے طالب علم نشے میں دھت موٹر سائیکل سوار ٹیچر پر چپل اور جوتے پھینک رہے ہیں۔ بچوں کی یہ شکل دیکھ کر استاد وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔آج کے دور میں کچھ اساتذہ بچوں کے روشن مستقبل کے لیے محنت کرتے نظر آتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ کچھ اساتذہ ایسے بھی ہیں جو اپنی حرکتوں سے اساتذہ کی عزت کو مجروح کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ بتایا جارہا ہے کہ ٹیچر شراب کے نشے میں اسکول پہنچ کر بچوں کے ساتھ بدتمیزی کررہا تھا۔ ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ استاد کی ان حرکتوں سے ناراض بچوں نے کیسے استاد پر خود حملہ کردیا۔ یہ پورا واقعہ بستر بلاک کے ایک پرائمری اسکول کا بتایا جارہا ہے۔ جہاں ایک استاد روزانہ شراب پی کر اسکول پہنچتا تھا اور بچوں کو پڑھاتے ہوئے قالین بچھا کر سوجاتا تھا۔اسی دوران ایک دن بچوں نے ٹیچر کا پیچھا کرتے ہوئے اسکول سے باہر نکال دیا۔واقعہ کی ویڈیو منظر عام پر آتے ہی ضلعی محکمہ تعلیم نے پورے معاملے کی چھان بین کی، جس میں واقعہ کی حقیقت سامنے آئی۔فی الحال ٹیچر کو معطل کرنے کی کارروائی شروع کردی گئی ہے۔ تاہم، ہم اس ویڈیو کی صداقت کی تصدیق نہیں کرتے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ۔431604 سے شائع کیا۔ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔